www.KitaboSunnat.com

محدّثِ عصر

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

مؤلف

مولانا عبدالعظیم عمری مدنی

استاذ جامعہ دار السلام عمرآباد

DAR-UL-HUDA

مرکز دار الہدیٰ، اڈپی، ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

محدث عصر

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مولف

فضیلۃ الشیخ عبد العظیم عمری مدنی حفظہ اللہ

استاذ جامعہ دار السلام عمرآباد

ناشر

مرکز دار الھدیٰ، اڈپی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مولف

فضیلۃ الشیخ عبد العظیم عمری مدنی حفظہ اللہ

صفحات: 48
اشاعت: 2021م

ناشر
مرکز دار الہدیٰ، اڈپی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، والصّلاةُ والسّلامُ على أشْرَفِ الأنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحمّد وَعَلَى آله وَصَحِبِهِ أَجْمَعِيْن، وَبَعْدُ.

محدث العصر علامہ ابو عبدالرحمن ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اہل علم کے حلقہ میں تعارف کی محتاج نہیں، اللہ پاک نے ان سے دین کی وسیع خدمات لیں ہیں، احادیث پر احکام کے حوالے سے پوری دنیا میں وہ مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا شماران عظیم المرتبت شخصیات میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے علمی تاریخ کے دھارے کا رخ بدل دیا۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خدماتِ حدیث سے امت میں احادیث کی جانچ پرکھ کا شعور زندہ کیا۔ یہ بات نہیں کہ امت مسلمہ میں وہ اس اسلوب کے موجد تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس اسلوب کے مجدد تھے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث رسول پر ایک وقیع کام سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ کی شکل میں انجام دیا اور کھوٹے اور کھرے کو الگ الگ کر دیا۔

محدث العصر علامہ ابو عبدالرحمٰن ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر بہت سے اہل قلمنے کتابیں لکھی ہیں۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کا نام (**محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی**) ہے۔ جس کے مؤلف ہمارے قابل اعتماد اور محترم بزرگ حافظ عبدالعظیم صاحب عمری مدنی حفظہ اللہ ہیں۔ آپ کی شخصیت علم اور دعوت و تبلیغ کی نسبت سے جنوبی ہند میں تعارف کی محتاج نہیں۔ مبالغہ نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ آپ نوجوان علماء اور طلبہ کے لیے ایک نمونہ ہیں۔ آپ جامعہ دار السلام، عمر آباد کے استاذ ہونے کے ساتھ ساتھ مشہور خطیب بھی ہیں۔ اللہ مؤلف اور ناشر سب کے حق میں اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ رب العالمین کے فضل وکرم کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے دار الہدیٰ کو اس کتاب کی اشاعت کا شرف بخشا۔ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهُ۔

اللہ رب العالمین کے فضل وکرم کے بعد میں اس کتاب کے مؤلف اور ان تمام متعاونین کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہر طرح کا تعاون کیا۔ اللہ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ انھیں اس کتاب میں کسی مقام پر کوئی غلطی نظر آئے تو مرکز دار الہدیٰ اڈپی کو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اسے درست کیا جائے۔

واللهُ الموَفّقُ، وهو الهَادِئُ إلى سَوَاءِ السَّبِيْلِ. اللّٰهُمّ تَقَبَّلْ مِنّا إِنّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيم.

ناکواپرویز عمری مدنی (مقیم مدینہ طیبہ)

مدیر

مرکز دار الہدیٰ، اڈپی

1 / ذوالحجہ، 1442ہجری مطابق ۱۲/ جولائی ۲۰۲۱م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف آغاز

ربانی علماء زمین کی رونق اور زینت ہوا کرتے ہیں۔ امت کے لیے ان کی رہنمائی ورہبری طاقت و قوت کا ایسا سرچشمہ ہوا کرتی ہے جس کے بغیر امت پیاسی اور کمزور ہو جاتی ہے۔ بعض اہل علم کو اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ان کی انتھک کوششوں کا صلہ دنیا میں یوں عطا کرتا ہے کہ اپنی ذات میں وہ ایک مدرسہ بن جاتے ہیں اور ان کے علوم و معارف کے فیوض و برکات سے امت کی نسلیں ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہتی ہیں۔ چودھویں صدی ہجری اور بیسوی صدی عیسوی میں امام البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ایک ایسی جامع الکمالات شخصیت تھی جس کی منفعت و برکات سے سارا عالم اسلام فیضیاب ہوا اور ہو رہا ہے۔ خصوصاً فن حدیث میں ایک مستند و لائق صد اعتماد مدرسہ کی حیثیت آپ کو حاصل رہی۔

زیر نظر رسالہ دراصل ان مضامین کا مجموعہ ہے جسے راقم الحروف نے آج سے بیس سال قبل علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے موقع سے جمعیت ابنائے قدیم جامعہ دار السلام عمرآباد کے ترجمان ماہنامہ "راہ اعتدال" میں قسط وار لکھے تھے۔

یہ مضامین شیخ کا تعارف نہیں ہیں بلکہ شیخ کے تعلق سے راقم الحروف کے تاثرات ہیں۔ بھلا سمندر کا تعارف شبنم کی مقدار میں کیسے کرایا جا سکتا ہے۔

میں شکر گزار ہوں مرکز دار الھدیٰ اڈپی اور اس کے روح رواں برادر عزیز پرویز مدنی وفقہ اللہ کا کہ انھوں نے آج سے دس سال قبل ان مضامین کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا تھا اور آج دوبارہ پھر سے وہ اس کا دوسرا ایڈیشن منظر عام پر لانے جا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ رب العزت ہم سب کو امام البانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغۂ روزگار شخصیات کی قدر کرنے اور ان کے علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کی سعادت اور توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حافظ عبدالعظیم عمری مدنی

استاذ جامعہ دار السلام عمرآباد

یکم ذوالحجہ ۱۴۴۲ ہجری مطابق ۱۲/ جولائی/ ۲۰۲۱ م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف اوّلیں

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد !

بیسویں صدی عیسوی میں عالم اسلام کو جن ممتاز اور محقق علماء کرام کی سرپرستی حاصل رہی ان میں ایک نمایاں نام علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ دنیا نے آپ کو ایک نامور محدث کی حیثیت سے جانا اور واقعی آپ محدثین سلف کی علمی شان کے مالک اور انہیں کے نقش قدم پر چل کر علم حدیث کی بے مثال خدمت کرنے والے تھے۔ راقم الحروف کو جب ۱۹۹۸ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلے کی سعادت حاصل ہوئی تو چھ مہینوں کے اندر علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا جانکاہ حادثہ پیش آیا۔ چنانچہ جب ہمارے پہلے تعلیمی سال کی چھٹیاں ہوئیں تو راقم الحروف نے شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر ایک سلسلئہ مضامین مجلہ راہ اعتدال میں لکھا تھا۔ پھر جب ہمارے دوسرے تعلیمی سال کا آغاز ہوا تو آغاز سال ہی میں علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ داغ مفارقت دے گئے۔ چنانچہ ہمارے دوسرے تعلیمی سال کی سالانہ چھٹیوں میں علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات لکھنے کا موقع ہوا اور اسے بھی ماہنامہ راہ اعتدال عمر آباد میں سلسلہ وار شائع کیا گیا۔ رحمہ اللہ

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق سلسلئہ مضامین کو برادرم ظہیر دانش عمری نے کتابی شکل میں چھاپنے کا عندیہ ظاہر کیا تو یہ بات میرے لیے باعث مسرت تھی۔ میں نے انہیں چھاپنے کی اجازت بھی دے دی۔ اب دار الہدیٰ اڈپی کے ذمہ داران خصوصاً زیر اہتمام ناکوا یحیٰ صاحب اپنی نگرانی میں اس سلسلئہ مضامین کو کتابی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ اس سے علامہ البانی ؒ کے تعارف کا حق ادا ہو سکے۔ واللہ اعلم

عبدالعظیم عمری مدنی

اگست 2009ء موافق شعبان ۱۴۳۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

محدث العصر علامہ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر مکمل دس مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر آپ کی جدائی کا غم دلوں میں ابھی تک تازہ ہے۔آپ کی وفات کا حادثہ اس حیثیت سے بھی بڑا المناک تھا کہ اس سے پانچ ماہ قبل سماحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے امت کے جسم و جاں کو نڈھال کر رکھا تھا۔ پھر اس مختصر مدت کے بعد محدث العصر البانی رحمہ اللہ کا سفر آخرت امت کے لیے بڑا صبر آزما ثابت ہوا۔ جب ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تھی اور آنسو روکے نہیں جا رہے تھے تو لوگوں نے البانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے درمیان دیکھ کر اپنی تسکین کا سامان کیا تھا مگر امید کا یہ سہارا بھی زیادہ دن قائم نہ رہ سکا۔

بشر پہلو میں دل رکھتا ہے جب تک
اسے دنیا کا غم سہنا پڑے گا

ویسے سال گزشتہ عالم اسلام کے بہت سے نامور علماء ہم سے رخصت ہوگئے۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ مگر علمی گہرائی، حق گوئی و بے باکی ظاہر و باطن کی یکسانیت اور علم و عمل میں منہج سلف کی کامل تطبیق میں ابن باز و البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام بہت اعلی و ارفع رہا۔

ابن باز رحمہ اللہ کی شخصیت پہ بہت کچھ لکھا گیا، عالم اسلام کے بہت سارے مجلات نے اپنے خصوصی نمبر بھی نکالے اور ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو داد تحسین پیش کیا، اور جب البانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو تو عرب ممالک میں آپ کے تعلق سے بھی بہت کچھ لکھا گیا اور بعض مجلات نے اپنے خصوصی نمبر بھی نکالے مگر عجم میں بات کچھ اور ہی تھی، یہی عجمی رسائل جنہون نے ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے تفصیلی مضامین شائع کیے تھے یا اپنے خصوصی نمبر نکالے تھے، البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر خاموش نظر آئے یا کچھ لکھا بھی تو بس ایسا تھا "لا یسمن ولا یغنی من جوع" کا مصداق تھا، حالانکہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کے تعلق سے ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باز سے زیادہ البانی پر لکھا جاسکتا تھا۔اس کی بنیادی وجہ غالبا یہ ہو کہ البانی کا خصوصی نمبر للہ فی اللہ نکالنا پڑتا ہے۔اس سے کوئی مادی فائدہ حاصل ہونے والا نہ تھا جب کہ ابن بازؒ کے سلسلے میں خصوصی نمبر نکالنے کی صورت میں بہت سارے مادی اغراض پوشیدہ تھے اسیلیے ایسے بعض مجلات نے اپنے خصوصی نمبر میں اپنے اپنے ملک کے سعودی سفارت خانوں کی تصدیق بھی تاثرات کی شکل میں پیش کر کے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔

دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ عجم میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا سچا تعارف نہ ہونے کے سبب آپ کے تعلق سے لوگوں کے ذہنوں میں بہت ساری غلط فہمیاں پائی جارہی ہیں، لوگ آپ کو طرح طرح کے القاب سے یاد کرتے ہیں، آپ کی شخصیت پر طعنے کسے جاتے ہیں بلکہ بہت سوں کو آپ کا نام تک سننا گوارہ نہیں ہے۔

یہ ہماری بدقسمتی اور احسان فراموشی ہے کہ سلف صالحین سے محبت کا دم تو ہم برتے ہیں مگر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نمونۂ سلف شخصیت کی قدر و قیمت کو جاننا تو در کنار انہیں ہدف ملامت بنانے اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے میں مصروف ہیں۔

افسوس کہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور البانی رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت کو ہندوستان پوری طرح جان نہیں سکا جہاں برسوں سے علوم حدیث کی کساد بازاری کا غلبہ ہے۔البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور البانی رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت عالم اسلام کیو نیورسٹیوں کے ان عظیم اسکالرس سے پوچھیے جو اپنے فن میں یکتا رہتے ہوئے بھی خود کو البانی رحمۃ اللہ علیہ کے آگے طفل مکتب تصور کرتے ہیں۔

البانی رحمۃ اللہ علیہ عصر حاضر کے محدث بے مثال تھے، بلند پایہ محقق تھے، علم و عمل میں خیر القرون کا نمونہ تھے اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اہل بدعت کے حلق کا کانٹا تھے، اور اخبار-"الشرق الاوسط" کے الفاظ میں علم حدیث میں بیسویں صدی کا معجزہ تھے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اور آپ کے عظیم کارناموں کا مختصر سا خاکہ اس مضمون میں پیش کیا جارہا ہے چونکہ آپ کی زندگی صبر سے عبارت تھی، اسلیے آپ کی زندگی کو پڑھنے کے لیے بھی بڑا صبر درکار ہے، امید کہ اہل نظر شیخ کا تعارف حاصل کرتے ہوئے شیخ کے تعلق سے اپنے موقف کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ البانی رحمہ اللہ بچپن سے بچپن تک:

ولادت اور ارض شام کی ہجرت:

آپ کا نام محمد ناصر الدین بن نوح نجاتی ہے، ابو عبد الرحمن آپ کی کنیت ہے، البانیہ کے پایۂ تخت اشقودرہ میں ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں آپ کی ولادت ہوئی، زندگی کی تو منزلیں آپ نے البانیہ ہی میں طے کیں اور اسی کی طرف منسوب ہو کر البانی کہلائے، آپ کے والد صاحب ذی علم شخصیت کے مالک تھے اور مسلک حنفی کے معروف فقہا میں سے تھے۔ جب البانیہ میں شیوعی انقلاب آیا اور حکام نے مغربی تہذیب کی تقلید لازمی قرار دی تو اپنے دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر آپ کے والد صاحب نے مع اہل خانہ ہجرت کا ارادہ کر لیا۔

ہجرت کے لیے ارض شام کا انتخاب کیا کیونکہ احادیث میں وہاں سکونت اختیار کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ بحری راستے سے بیروت ہوتے ہوئے آپ مع اہل خانہ دمشق پہنچے، اس امید کے ساتھ کہ ہو سکتا ہے کہ قیام شام سے دنیا وآخرت میں ان کی قسمت چمک اٹھے انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ ارض شام کی قسمت کو چمکانے والا بچہ خود انہی کی گود میں پل رہا ہے۔

تعلیم و تربیت:

دمشق پہنچے تو شیخ البانی رحمہ اللہ کی عمر نو سال تھی نو سال کی اس عمر تک آپ مطلق عربی زبان نہ جانتے تھے لیکن آپ کو فطری طور پر عربی زبان سے لگاؤ تھا اور تعلق تھا اسلیے بہت جلدی عربی زبان سیکھ لی اور آگے چل کر عربی زبان میں اتنا ملکہ پیدا کر لیا کہ بڑے بڑے عربی داں بھی آپ کی زبان اور انداز بیان سے مسحور ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے۔

ابتدائی تعلیم دمشق ہی کے کسی سرکاری اسکول میں حاصل کی اور بہت تھوڑی مدت میں اپنا لوہا منوالیا۔ اساتذہ کو آپ کی تعلیمی لیاقت پر اتنا اعتماد تھا کہ سوال و جواب میں ہمیشہ آپ کی باری اس وقت آیا کرتی تھی جب سارے طلبہ جواب دینے سے عاجز اور قاصر ہوتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرکاری تعلیم کے علاوہ گھر میں خود والد صاحب بھی آپ کی تعلیم و تربیت کا بڑا اہتمام کرتے اور ابتدا ہی سے آپ کو فقہ حنفہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، ادھر شیخ کا اپنا ذاتی مطالعہ بھی جاری رہتا جہاں کہیں کوئی مسئلہ حدیث کے خلاف پاتے تو اپنے والد سے مناقشہ کرنے لگتے اور اطمینان بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں حدیث پر عمل کرنے سے کوئی چیز انہیں روک نہی سکتی۔

گھڑی سازی کا پیشہ:

گزر معاش کے لیے البانی صاحب نے پہلے تو چند دن تک کے لیے بڑھئی کا پیشہ اختیار کیا مگر بعد میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو گھڑی سازی سکھادی اور یہی پیشہ زندگی بھر گزر معاش کا ذریعہ تھا، شیخ البانی رحمہ اللہ ماہر گھڑی ساز تھے اور اس پیشے کی بہت زیادہ تعریف کیا کرتے تھے کیونکہ یہ آزاد پیشہ تھا جو آپ کی علمی مصروفیتوں میں کبھی رکاوٹ نہ بنتا تھا اسی لیے آپ کہا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب کے مجھ پر دو بڑے احسان ہیں پہلا یہ کہ آپ مجھے البانیہ کے لادینی ماحول سے بچا کر ارض شام کی طرف لے آئے، دوسرا یہ کہ آپ نے مجھے گھڑی سازی جیسا آزاد ہنر سکھایا۔

علم حدیث کی طرف توجہ:

شیخ کی علم حدیث کی طرف توجہ کا اصل محرک علامہ رشید رضا کا مجلہ "المنار" تھا(واقعہ مشہور ہونے کی وجہ سے تفصیل کی ضرورت محسوس نہیں کی گئ)۔بعد میں شیخ کی ذاتی دلچسپی نے اس میدان میں آپ کے قدم جمادیے۔جب بھی کوئی حدیث آپ کی نظر سے گزرتی تو خود اس کی تخریج کرتے اور اس کا درجہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے، شیخ کے شاگرد محمد بن بدیع موسی کہتے ہیں شیخ نے مجھ سے کہا پہلی حدیث جس کی تخریج انہوں نے کی تھی وہ یہ تھی"دعوا الناس فی غفلاتهم یرزق بعضهم من بعض"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ کے والد کو شیخ کا حدیث کی طرف یہ رجحان پسند نہ تھا، شیخ کو کتب حدیث میں مشغول دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ "علم حدیث مفلسوں کا پیشہ ہے"تاہم شیخ کی ثابت قدمی میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی کیونکہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ کو آپ سے بہت بڑا کام لینا تھا۔

شیخ کی استقامت اور گھر سے جدائی:

علم حدیث کی طرف توجہ کا لازمی نتیجہ تھا کہ آپ کے علمی رجحان کا اثر آپ کی عملی زندگی پر ضرور پڑتا، چناچہ عنفوان شباب ہی سے شیخ کے اندر عمل بالاحادیث کا عجیب وغریب جذبہ تھا، حتی کے اسی بنیاد پر گھر سے جدا بھی ہو گئے، ہوا یہ کہ دمشق کی جامع التوبۃ نامی ایک مسجد تھی جس میں ہر نماز میں دو دو جماعتیں ہوا کرتی تھیں، پہلے اول وقت میں شوافع اپنے شافعی امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے، پھر تھوڑی دیر بعد احناف اپنے حنفی امام کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کرتے، اور یہ حنفی امام خود شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد نوح نجاتی تھے۔ایک ہی مسجد میں دو جماعتیں، یہ بات البانی صاحب کو اچھی نہیں لگی آپ نے مسئلہ کا علمی جائزہ لینے کے بعد شوافع کے ساتھ نماز پڑھنے کا فیصلہ لیا، جو کہ حدیث کے مطابق اول وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے، شیخ کے اس موقف سے آپ کے والد صاحب پر قیا متگزرتی تھی لیکن صبر کرتے ہوئے خاموش رہ جاتے۔ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ کے والد صاحب کو کہیں سفر در پیش ہوا انھوں نے البانی صاحب سے کہا کہ میرے واپس آنے تک میری غیر حاضری میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہو، البانی صاحب نے معذرت پیش کر دی، والد صاحب سمجھ گئے کہ البانی نے کیوں معذرت پیش کی آخر کار مجبور ہو کر ایک مرتبہ البانی صاحب کو بلوا بھیجا اور فیصلہ کن گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اپنا مسلک بدل لیا ہے لہٰذا بہتر ہے کہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرو ورنہ میرے گھر میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حق کی خاطر گھر سے جدائی اختیار کر لی، جس کی قسمت میں تحقیق کی بلندیاں لکھی ہوئی ہوں وہ تقلید جامد کی پستیوں سے کب اور کیوں راضی ہوتا نبؤنیبعلم ان کنتم صدقین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دمشق ہی میں ایک اور "مسجد الجامع الاموی" تھی جس مین کچھ قبریں تھیں ، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھی اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، مگر احادیث میں اس قسم کی مساجد میں نماز پڑھنے سے ممانعت دیکھ کر آپ نے اسمیں نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا، اور عام مسلمانوں کو بھی روکتے ہوئے اپنی پہلی کتاب "تحذیر المساجد من اتخاذ القبور مساجد" لکھی، اب تو معاشرہ اور سماج بھی آپ کا مخالف ہو گیا مگر مخالفت کی پرواہ کیے بغیر آپ پیہم جدو جہد کرتے تھے۔

ابتداء ہی سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس جذبہ اتباع سنت، استقامت فی الدین اور صبر و ضبط کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ حقیقتیہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے اپنے دین کی کوئی خدمت لینا چاہتا ہے تو خود ہی اسکے اسباب بھی فراہم کرتا ہے، اور یقین محکم اور عمل پیہم کے جوہر سے اسے آشنا کر کے فاتح عالم بنا دیتا ہے۔ اب آیئے دیکھیں کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کس طرح علم وفن سے دلوں کی دنیا کو فتح کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اپنی خدمات کے آئینے میں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلی قسم آپ کی ان خدمات کی ہے جو حدیث اور علوم حدیث سے متعلق ہیں اور دوسری ان خدمات کی ہے جو اسلامی عقیدہ اور منہج سلف کے احیاء سے متعلق ہیں۔ ذیل میں مذکورہ بالا دونوں قسم کا مختصر سا خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

البانی رحمہ اللہ کی محدثانہ شان:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا ایک محدث کی حیثیت سے جانتی ہے، دوست اور دشمن سب آپ کو اس حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی شخصیت محدثانہ صفات کی صرف حامل ہی نہیں بلکہ ان صفات میں کامل بھی تھی، حدیث کی خدمت میں آپ کا کردار محدثین سلف کے کردار سے کچھ کم نہ تھا۔ آپ نے علم حدیث سے قلبی لگاؤ، صحیح وضعیف کی پرکھ، کتب احادیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محویت اور احادیث سے مسائل کے استنباط میں محدثین سلف کی یاد تازہ کر دی۔ اس وقت شاید کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ رہی ہو گی کہ پندرھویں صدی کے اس بعید از سلف دور میں بھی البانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا خادم حدیث، ضعیف و صحیح کی پہچان اور علوم حدیث میں دقیق نظر رکھنے والا عظیم محدث پیدا ہو گا، اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے کہ " متاخرین کو تصحیح و تضعیف کا حق نہ دیا جائے بلکہ متقدمین کے احکام پر اعتماد کرتے ہوئے ہی تصحیح و تضعیف کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے "کیونکہ فن حدیث سلسلے میں یہ روایت رہی کہ اس فن میں ہر جانے والا شخص آنے والے شخص سے بہتر ہوتا ہے، ایسی صورت کے تحت ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں لوگوں کے اندر صحیح اور ضعیف کی پرکھ باقی نہ رہی تو انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ "اب تصحیح و تضعیف کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے گا" ۔

ابن الصلاح کی یہ رائے ایک انسانی فیصلہ تھا مگر خدائی فیصلہ کچھ اور ہی تھا۔ قدرت کا اصول یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی حفاظت مقصود ہوتی ہے تو وہ ایسے حیرت انگیز طریقوں سے اس کی حفاظت کے اسباب فراہم کرتا ہے کہ انسانی عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ یہاں بات ایسی ہی ہے کہ جب ضعیف اور موضوع روایات کا چلن حد سے زیادہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کی سنت کی حفاظت مقصود ہوئی تو اس نے پندرہویں صدی کے اس بعید از سلف دور میں البانی رحمہ اللہ جیسے محدث کو پیدا کیا جس نے "ہر جانے والا آنے والے سے بہتر" کے اس انسانی اصول کو توڑتے ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ " جب اللہ کو اپنے دین کی حفاظت مقصود ہو تو کوئی آنے والا ایسا بھی ہوتا ہے جو بہت سے جانے والوں سے بہتر ہوتا ہے!۔

حیرت ہوتی ہے پندرہویں صدی کے اس محدث کی وسعت علمی پر کہ جس حدیث کو تیسری اور چوتھی صدی کے علماء فرد اور غریب قرار دیتے ہیں پندرہویں صدی کا یہ محدث اس حدیث کے لیے چار چار متابعات اور شواہد پیش کرتے ہوئے صدیوں کے اس فیصلے کو توڑ دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ حدیث غریب اور فرد ہے! مثلاً سنن ابی داؤد کی حدیث ہے "کسر عظما لمیتك کسرہ حیا" اس حدیث کو ابن عدی یا ابن ابی حاتم نے غریب فرد قرار دیا ہے اور علت یہ بتائی کہ اس کا ایک راوی سعد بن سعید اس کو روایت کرنے میں منفرد ہے۔ جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے چار متابعات پیش کی ہیں جن میں سے ایک خود مذکورہ راوی کے بھائی یحییٰ بن سعید کی روایت ہے۔

کتب احادیث میں محویت اور جہد مسلسل میں بھی محدثین سلف کی مثال تھے۔ بارہ بارہ گھنٹے ایک ہی جگہ بیٹھے احادیث کی تحقیق و تخریج میں مصروف رہتے اور اس بیچ نماز اور ضروریات کے علاوہ کوئی اور وقفہ نہ ہوتا۔ کتب احادیث میں محویت کا یہ عالم کہ لائبریری میں سیڑھی پر کھڑے اوپر رکھی ہوئی کتابوں کی تلاشی لیتے اور مطلوبہ کتاب ملنے پر سیڑھی پر کھڑے ورق گردانی کرتے ہوئے تین تین اور چار چار گھنٹے گزار دیتے اور انہیں یہ تک خبر نہ ہوتی کہ کتنی دیر میں سیڑھی پر کھڑا رہا۔

علمی دنیا میں شیخ البانی رحمہ اللہ کا مقام اور مرتبہ :

عصر حاضر میں بہت سارے لوگوں نے علم حدیث کی خدمت کی ہے اور یہ فن بہت سارے علماء کا تخصص بھی رہا ہے، مگر البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرز کی خدمت انجام دی ہے وہ موجودہ دور میں کسی اور کے بس کی بات نہ تھی، کیونکہ آپ نے علوم حدیث میں سب سے اعلیٰ علم، تصحیح و تضعیف کو اپنی کوشوں کا مرکز اور محور بنایا تھا اور تصحیح و تضعیف، یہ ایسا علم ہے کہ جو دوسرے سارے علوم حدیث کی غرض و غایت ہے۔ جرح و تعدیل ہو کہ علم رجال، مصطلح الحدیث ہو کہ فن تخریج سب کی غرض و غایت حدیث کی صحت یا اس کے ضعف کا پتہ لگانا ہے اس طرح تصحیح و تضعیف کا علم "علم الآلہ" ہے اور دوسرے سارے علوم "علوم الوسائل" ہیں۔ علوم الوسائل کے خادم تو بہت مل جائیں گے مگر علم الآلہ یعنی تصحیح و تضعیف کے خادم شذوذ و ندرت کا حکم رکھتے ہیں اور البانی رحمۃ اللہ علیہ سی علم الآلہ کے مرد میدان تھے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے شیخ ربیع بن ہادی المدخلی نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "البانی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی جو خدمت کی ہے اس سے بڑی بڑی یونیورسٹیاں عاجز ہیں، لوگوں نے کمیٹیاں تشکیل دیں کہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز کی خدمت وہ بھی انجام دے سکیں مگر سب کے سب ناکام اور قاصر رہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

توفیق الٰہی کے شامل حال ہونے کے بعد ایک فرد اور جماعت کی کوشش میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جماعتیں بے شمار وسائل و ذرائع رکھتے ہوئے بھی وہ کام اور کارنامہ انجام دینے سے عاجز ہوتی ہیں جو کام کہ توفیق الٰہی کے شامل حال ہونے پر ایک کمزور اور لاچار فرد انجام دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی مقبولیت عطا کی کہ آپ زندگی ہی میں دنیا بھر کے لیے علم حدیث میں مرجع بن گئے اور یہ وہ نعمت ہے جو بہت کم علماء اور محققین کو حاصل ہوئی ہے۔ اسی لیے دوست اور دشمن سب کے سب آپ کی تحقیقات و تخریجات پر بڑا اعتماد کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے وہ مخالفین جو محض تعصب اور تنگ نظری کی بنا پر آپ کی مخالفت کرتے آئے ہیں وہ بھی آپ کی کتابوں سے استفادے پر مجبور تھے یہ اور بات ہے کہ وہ بظاہر اس کا اعتراف نہ کرتے تھے۔ خود البانی صاحب نے ایسے کئی علمی سرقوں پر گرفت کی ہے۔

میدان تصحیح و تضعیف میں البانی رحمہ اللہ کا عظیم کارنامہ:

علمی اور تحقیقی میدان میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے علوم حدیث کے اصول و قواعد کی عملی تطبیق سے تصحیح و تضعیف احادیث پر حکم لگانے کا وہ بند دروازہ کھولا جو تقریباً حافظ ابن حجر عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ) کے بعد سے بند ہی رہا اور کسی کو یہ ہمت نہ ہو سکی تھی کہ وہ محدثانہ شان سے اس میں داخل ہو۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سے اب تک جو دور گزرا ہے اس میں علماء کا اہتمام سند کے بجائے زیادہ متن سے تھا، البتہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے، ورنہ پچھلی صدیوں میں جتنا بھی کام ہوا ہے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متن پر ہی ہوا ہے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ متن کی طرح اسانید پر بھی کام ہو اور اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ آپ نے ضعیف اور موضوع روایات کے منفی اثرات کو واضح کرتے ہوئے احادیث کی تصحیح و تضعیف کا آغاز کیا اور اس سلسلہ میں " **عودۃ الی السنۃ** " کے عنوان سے مسلسل کئی مضامین آپ کے شائع ہوئے اور انہی مضامین سے دنیا والوں کے آگے آپ کا علمی تعارف ہوا ،لوگوں نے بہت دلچسپی لی اور بہت سارے علماء نے آپ کی ہمت افزائی بھی کی۔ آپ نے کتب حدیث میں جو کتابیں متداول تھیں انپر زیادہ کام کیا چنانچہ مشکوۃ المصابیح اور منار السبیل کی تحقیق و تخریج بڑے اہتمام سے کی۔ آخر الذکر کتاب کی تخریج جو کہ ارواء الغلیل کے نام سے موسوم ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی محدثانہ شان کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے جس میں احکام سے متعلق اکثر احادیث کی تخریج ہو چکی ہے ۔ اس کے علاوہ **سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ** اور **سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ** کے عنوان سے ہزاروں احادیث پر حکم لگاتے ہوئے ان کا درجہ متعین کیا اور اسی ضمن میں چاروں سنن کی تحقیق بھی ہو گئی، سنن اربعہ میں سے ہر ایک کی صحیح اور ضعیف احادیث کا الگ الگ مجموعہ تیار کیا مثلاً سنن ابن ماجہ کی صحیح احادیث کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اس کا نام صحیح سنن ابن ماجہ رکھا اور ضعیف احادیث کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اس کا نام ضعیف سنن ابن ماجہ رکھا۔ البانی صاحب سے قبل ایک عام رواج یہ تھا کہ بخاری اور مسلم کی طرح جب سنن کی احادیث نقل کی جاتیں تو لوگ اسانید پر کلام کیے بغیر خاموش رہ جاتے حالانکہ بہت ساری حدیثیں ایسی ہیں کہ خود اصحاب سنن نے ان پر ضعف کا حکم لگایا ہے اس لیے البانی صاحب نے امت میں اس شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی کہ رواہ الترمذی اور رواہ النسائی کہنا کافی نہیں ہے بلکہ بسند صحیحیا بسند ضعیف کی قید بھی بے حد ضروری ہے۔

اسانید کے ساتھ ساتھ متون احادیث پر بھی بڑی گہری نظر تھی آپ کی تحریروں میں روایت و درایت کا ایک حسین امتزاج واضح طور پر نظر آتا ہے، اسانید پر محدثانہ شان سے کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں تو متون پر فقیہانہ شان سے بحث کرتے ہیں۔ ارواء الغلیل اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ اسانید و متون پر آپ کی دقت نظری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

آج آپ کی تحقیقات اور تخریجات کو علمی دنیا میں وہ مقام اور وہ اعتماد حاصل ہے کہ جب بھی کہیں کوئی معرض الکتب لگتا ہے تو البانی صاحب کا نام جس کتاب کی بھی زینت بنا ہو وہ لمحوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور حفاظت حدیث:

البانی صاحب کی علم حدیث کی خدمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ سنت نبوی ﷺ کے محافظ اور پاسبان بنے رہے۔ فتنۂ انکار حدیث، جدید ذہن، عقل پرستی اور مستشرقین کی جانب سے حدیث اور علوم حدیث کے تعلق سے جتنے بھی شبہات پیدا کیے گئے ان سب کے علمی انداز میں جوابات دیے، غیروں کی سازشوں کی صورت میں جو خارجی خطرات اور اپنوں کی لغزشوں کی صورت میں جو داخلی خطرات قصر سنت پر منڈلا رہے تھے، ایک ڈھال بن کر ان سب کا منہ توڑ جواب دیا، اعداء سنت کی زبانیں کاٹ دیں اور ناقدین سنت کے قلم توڑ دیے۔ ذلت و پشیمانی کے علاوہ کوئی چیز ان کے حصے میں نہیں آئی۔

پاکستان کے کسی متعصب عالم نے مسند احمد پر بے جا اعتراضات اور شکوک و شبہات پیدا کیے، ان شکوک و شبہات کی بنیاد اس خیال پر تھی کہ مسند احمد کے راوی قطیعی نے کچھ زائد حدیثیں مسند میں داخل کی ہیں۔ چنانچہ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے البانی صاحب کو لکھا کہ اس اعتراض کا علمی جائزہ لے کر حقیقت واضح کریں۔ اس علمی استفسار پر البانی صاحب نے موضوع کا علمی جائزہ لیا۔ پہلے تو مسند احمد کے مرتب الساعاتی کی کتاب "**الفتح الربانی**" پڑھی جبکہ خود الساعاتی کا یہ خیال تھا کہ چودہ حدیثیں قطیعی کی زیادات میں سے ہیں، لیکن تحقیق کے بعد البانی صاحب اس نتیجے پر پہنچے کہ صاحب "**الفتح الربانی**" کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ قطیعی نے اس میں کچھ حدیثوں کا اضافہ کیا ہے۔ پھر اطمینان کے لیے آپ نے مسند احمد پڑھنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کردی اور ایک ایک سند کی علمی تحقیق کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ قطیعی نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا، پھر آپ نے اس علمی جائزہ کو کتابی شکل دے کر "الذب الأحمد عن مسند الامام أحمد" کے نام سے شائع کیا۔ چونکہ اس متعصب عالم کے تمام شکوک وشبہات کی بنیاد یہ خیال تھا کہ قطیعی نے مسند احمد میں اضافہ کیا ہے اس لیے اس خیال کے غلط ثابت ہونے سے خود بخود تمام شکوک وشبہات بے بنیاد ہو گئے۔

ے جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

کم علم اور ضعیف النظر محققین کا بھی تعاقب کرتے رہے جو اپنی بے بضاعتی کے باوجود میدا نتصحیح وتضعیف میں اتر کر اپنی کم علمی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ابن عبد المنان نامی ایک ایسے کم نظر محقق نے تحقیق کے نام پر اپنی تصانیف میں بے شمار صحیح احادیث کو ضعیف اور ضعیف احادیث کو صحیح قرار دیا۔ اس کا تعاقب کرتے ہوئے آپ نے اپنی کتاب " النصیحة في التحذیر من تخریب ابن عبد المنان لکتب الأئمة الرجیحة و من تضعیفه لمئات الأحادیث الصحیحة،، لکھی۔ البانی صاحب کے اس تعاقب کے بعد ابن عبد المنان نے نام بدل کر اپنی کتابیں شائع کرنی شروع کر دیں لیکن البانی صاحب کی مومنانہ فراست نے اس کا بھی ادراک کر لیا اور اپنی مذکورہ بالا کتاب میں اس نام نہاد محقق سے بچے رہنے کی تلقین کی۔

بعض اہل علم اصول حدیث کے قواعد کی تطبیق میں غلطی کر جاتے ہیں تو ان سے بڑی فاش غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ایسی ہی خطرناک غلطیاں دمشق کی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سے ہوئیں البانی صاحب نے اپنی کتاب " آداب الزفاف " کے حاشیہ میں اس کو بہت بری طرح لتاڑا ہے۔

حدیث اور علوم حدیث کے تحفظ کی خاطر آپ کے علمی ردود کا ایک بہترین نمونہ "شرح العقیدة الطحاویة" (تحقیق وتخریج) "التنکیل بما في تأنیب الکوثري من الأباطیل " (تخریج وتحقیق)"صفة صلاة النبي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ'' (تالیف)اور ان جیسی بے شمار کتابوں کے مقدموں میں مل سکتا ہے جن میں شیخ نے موجودہ دور کی جانی مانی شخصیتوں کی علمی خیانتوں کا تعاقب کرتے ہوئے جامع مقالات لکھے ہیں۔ثانی الذکر کتاب کے مقدمہ میں زاہد الکوثری پر رد کرتے ہوئے ایسی جامع بات لکھی ہے کہ دو چار لفظوں میں کوثری کی علمی خیانت کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ کہتے ہیں'' کوثری صاحب جب حدیث اور علوم حدیث کی بات آتی ہے تو مجتہد مطلق بن جاتے ہیں اور جب فقہی مسائل اور احکام کی بات آتی ہے تو مقلد بن جاتے ہیں'' جن حضرات کو کوثری صاحب کی علمی خیانت کا علم ہو گا وہ جان سکتے ہیں کہ البانی صاحب کا یہ ایک جملہ کتنی جامعیت اور معنویت رکھتا ہے۔

بہر حال ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ جب کبھی کسی نے حدیث اور علوم حدیث کے سلسلے میں شکوک و شبہات پیدا کیے، بیجا اعتراضات کیے تو البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ڈھال کی طرح ہمیشہ سنت کی جانب سے دفاع کیا۔

اک ڈھال بن کے اس نے ہر ضرب ہے بچائی
جب بھی کہیں سے کوئی سنت پہ وار دیکھا

البانی رحمہ اللہ اور احیاء سنت کا پیغام:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث کی خدمات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ حدیث سے آپ کے اس قلبی لگاؤ کا اثر خود آپ کی اور پھر دوسروں کی عملی زندگی پر پڑا۔

لوگوں کے اندر اتباع سنت کا زبردست جذبہ پیدا ہوا اور نتیجہ میں کئی بھولی ہوئی سنتوں کی یاد تازہ ہو گئی اور کئی مردہ سنتیں زندہ ہوئیں۔

آپ نے سنت کی عملی تطبیق کا مثالی نمونہ پیش کیا اور مردہ سنتوں کو زندہ کر کے پندرہویں صدی میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔آپ کی زندہ کردہ سنتوں میں سے ایک اہم سنت' خطبۃ الحاجہ' کی ہے جسے آج ہم صرف خطبۂ نکاح کے موقع پر پڑھا کرتے ہیں اور اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے اس کا نام بھی ''خطبۃ النکاح'' رکھ دیا ہے۔ حالانکہ اس کا شرعی نام'' خطبة الحاجة'' ہے۔ جو محفل نکاح کے علاوہ دروس و مواعظ اور دیگر ضرورتوں کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ یہ سنت تقریباً دنیا سے مٹ چکی تھی، شیخ الاسلام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مشروعیت میں مستقل رسالہ لکھا اور علماء کو دعوت دی کہ وہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس کا اہتمام کریں۔ الحمد للہ کہ آج عرب ممالک میں پوری طرح اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

عرب ممالک میں عیدین کے موقع پر نماز عید کے لیے آبادی سے باہر جانے کا رواج بہت کم ہے۔ اکثر مقامات پر لوگ مساجد ہی میں نماز عید ادا کرتے ہیں بلکہ ارض شام میں تو آبادی سے باہر جانے کا تصور تک نہیں۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سنت کے احیاء کے لیے بھی ایک مستقل رسالہ لکھا اور خود اپنے شاگردوں کو لے کر اس کی عملی تطبیق پیش کی۔ جب پہلی مرتبہ آپ نے آبادی سے باہر باجماعت نماز عید ادا کی تو آپ کے ساتھ صرف سترہ آدمی تھے اور آج الحمد للہ دمشق کی اسی عید گاہ میں ہزاروں کا مجمع نماز عید ادا کرتا ہے۔

ماہ رمضان میں قیام اللیل کی بھی یہی بات ہے۔ دنیا بھر میں مسلمان اس کا اہتمام کرتے ہیں مگر قیام اللیل کی جو اصل روح یعنی قرأت و قیام اور رکوع و سجود کا طویل ہونا، یہ اکثر لوگوں کی نمازوں میں مفقود ہے اس طرح اس کی کمیت و کیفیت کا مسنون طریقہ بھی اکثر لوگوں سے چھوٹ چکا ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام اللیل کی اس روح کو زندہ کرنے کے لیے بھی ایک مستقل رسالہ 'صلاۃ التراویح، لکھی جس میں قیام رمضان کے کم و کیف کا مسنون طریقہ ذکر کیا اور خود اپنے شاگردوں کے ساتھ اس کی عملی تطبیق کرنے لگے۔ شیخ کے شاگرد محمد عید العباسی کہتے ہیں کہ "ہم شیخ کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کرتے، پڑھتے تو صرف آٹھ ہی رکعت تھے مگر گھنٹوں تک یہ نماز جاری رہتی۔ شیخ تضرع اور مناجات کی کیفیت میں قرأت کرتے قیام کی طرح رکوع و سجود بھی بڑے طویل ہوتے اور صحیح معنوں میں ہمیں عبادت کی لذت محسوس ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی بے شار سنتیں ہیں جنہیں زندہ کر کے آپ نے سنت نبوی کی عظیم خدمت انجام دی ہے

فیصل اوارڈ:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی عظیم خدمات کو دیکھتے ہوئے ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں آپ کو فیصل اوارڈ دیا گیا تھا اور آپ کی خدمات کو بہت سراہا گیا تھا۔ شیخ بنفس نفیس حاضر نہ ہو سکے تو اپنے شاگرد کو اپنی نیابت میں بھیج دیا تھا اور شیخ کی نیابت کرتے ہوئے آپ کے شاگرد نے وہ انعام حاصل کیا تھا۔

شیخ البانی رَحِمَهُ ٱللَّهُ کی دعوتی واصلاحی خدمات:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا یہ دوسرا اہم پہلو ہے کہ آپ نے حدیث اور علوم حدیث کی خدمت کر کے صرف علمی کارنامہ ہی انجام نہیں دیا بلکہ لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کر کے دعوتی اور اصلاحی میدان میں بھی بہت اونچا مقام حاصل کیا۔ ابتداء ہی سے آپ کے اندر یہ دونوں رجحانات پائے جا رہے تھے۔ اسی لیے بیس پچیس سال کی عمر میں آپ ایک طرف مکتبۂ ظاہر یہ میں بیٹھے علم حدیث کی خدمت کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف اطراف واکناف کی بستیوں کے دعوتی واصلاحی دورے کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں بلکہ خود آپ کی گھڑی سازی کی دکان بھی اصلاحی مرکز کی حیثیت رکھتی تھی جہاں آپ کے ہفتہ واری دروس ہوا کرتے تھے۔ بدعتیوں کی جانب سے جب مشکلات پیدا ہونے لگیں تو لوگ اپنی گھڑیوں کی اصلاح کا بہانہ لے کر شیخ کے دروس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اس طرح گھڑی سازی کی اس دکان میں شخصیت سازی بھی ہونے لگی بعد میں جب آپ کا دائرہ کار وسیع ہوا تو ملک شام کے مشہور شہر حمص 'حلب' حماۃ اور ادلب وغیرہ میں بھی آپ کے دروس ہونے لگے اور جب آپ کی شخصیت عالمی سطح پر مشہور ہوئی تو آپ کی دعوت بھی عالمی اور بین الاقوامی بن گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البانی صاحب کی دعوت کا خلاصہ یہ تھا کہ امت مسلمہ کتاب وسنت کی اتباع فہم سلف کے مطابق کرے ورنہ آج اسلام کے نام پر جتنی بھی تحریکیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں ان سب کا یہ دعوی ہے کہ وہ کتاب وسنت ہی کو اپنا لائحہ عمل بنائی ہوئی ہیں۔ مگر جب فہم سلف کی بات آتی ہے تو یہ سب اس سے بہت دور نظر آتی ہیں۔ حقیقت میں فہم سلف کییہ قید اتنی ضروری اور لازمی ہے کہ اسی سے نصوص شرعیہ کی غلط تاویل تحریف کے دروازے بند ہوتے ہیں۔اس قید کے آگے موجودہ دور کی اکثر جماعتیں اور بیشتر مفکرین و محققین عاجز نظر آتے ہیں۔ گر یہ قید نہ ہو تو لوگ نصوص شرعیہ کی من مانی تاویلیں کرنے لگیں گے۔اور بے لگام ہو کر ذاتی اغراض اور ذاتی افکار کو کتاب وسنت کی تفسیر بنادیں گے۔

مذکورہ پیغام کو پیش کرنے کے لیے شیخ نے تحریر و تقریر دونوں کو استعمال کیا آپ کا تحریری پیغام دوسو سے زائد کتابوں میں محفوظ ہے اور آپ کا تقریری پیغام سات ہزار سے زائد کیسٹوں میں محفوظ ہے۔ان کتابوں اور کیسٹوں میں عقائد وعبادات اور اخلاق و معاملات کا صحیح اسلامی تصور پیش کرتے ہوئے شرکیہ عقائد اور بدعیہ اعمال کی بیخ کنی کی گئی ہے۔

شیخ اپنے دروس میں اپنی دعوت کو" تصفیہ اور تربیہ "کے نام سے موسوم کر کے کہا کرتے تھے کہ امت کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ان دو چیزوں کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ تصفیہ اور تربیہ کا مطلب یہ ہے کہ عقیدہ وعبادات اور اخلاق و معاملات میں اسلام کے نام پر جو غیر شرعی رواج ورسومات اور جو غیر اسلامی تصورات مسلمانوں کے اندر پائے جارہے ہیں ان کا تصفیہ کیا جائے اور صحیح اسلامی اصولوں پر نئی نسل کی تربیت کی جائے۔اسی مقصد کی خاطر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ لوگ ضعیف و موضوع روایات کی اساس پر اپنے فاسد عقیدوں اور خرافی خیالات کی بنیاد رکھ کر اپنے دین و مذہب کی کھوکھلی عمارتیں تعمیر کر رہے ہیں تو امت کو صحیح وضعیف اور ثابت و موضوع کی پہچان دے کر مذہب اسلام کے نام پر بنی ان ساری کھوکھلی عمارتوں کی بنیاد ہلا کر رکھ دی اور شرک وبدعت کے شجر خبیثہ کی جڑیں اکھاڑ کر پھینک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں اور حق کے متلاشیوں سے اسلام کا صحیح تعارف کراتے ہوئے سالک راہ حق کو منزل کا صحیح پتہ دیا۔

البانی رحمہ اللہ بحیثیت مناظر:

اللہ تعالیٰ نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو مناظرانہ صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی۔ اگر آپ بحیثیت محدث مشہور نہ ہوتے تو دنیا آپ کو ایک اچھے مناظر کی حیثیت سے جانتی آپ کی جامع الکمالات شخصیت کو دیکھ کر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ تجدید دین (اس سلسلہ میں شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ) کے لیے جن صلاحیتوں اور جس علمی لیاقت و قابلیت کی ضرورت تھی وہ سب صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میں ودیعت کر دی تھیں اسی لیے جب آپ اسانید پر بحث کرتے ہیں تو ایک عالی مقام محدث معلوم ہوتے ہیں، مسائل پر جب بحث ہو تو وسیع النظر فقیہ معلوم ہوتے ہیں۔ عقائد پر جب کلام ہو تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ اس فن کے لیے مختص ہیں جب علمی مناقشہ ہو تو آپ ایک ماہر مناظر معلوم ہوتے ہیں۔

موجودہ دور میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ جس دعوت اور پیغام کو لے کر اٹھے تھے اس کے لیے فن مناظرہ میں کامل ہونا بے حد ضروری تھا۔ کیونکہ آپ کی دعوت جن اصولوں پر قائم تھی ان میں سے ایک اہم اصول یہ بھی تھا کہ شخصیت کی میزان پر حق کی جانچ نہیں ہوگی بلکہ حق کی میزان پر شخصیت کی جانچ ہوگی۔ چنانچہ اس اصول کے تحت صوفیاء و مشائخ مفکرین اور اصحاب مذاہب سب کے سب آپ کے آگے چیلنج بن کر آئے۔ ان سب کو مطمئن کرنے کے لیے فن مناظرہ کی اشد ضرورت تھی اور الحمد للہ کہ یہ چیز شیخ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے قادیانیوں سے، مدعیان نبوت سے، بدعتیوں سے، اصحاب نظریات سے، اصحاب مذاہب سے اور کئی طرح کے لوگوں سے بے شمار مناظرے کیے ہیں۔ لوگ مہینوں کی تیاری کے بعد آپ کے پاس آتے اور آپ لمحوں میں انھیں چپ کر دیتے۔ خود آپ کے شاگرد محمد عید العباسی کہتے ہیں کہ ”جب ہمیں کسی مسئلہ میں شیخ سے اختلاف ہوتا تو ہم چند ساتھی موقف کی صحت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بے شمار دلائل جمع کرتے اور پھر آپ کے پاس پہنچتے، آپ تھوڑی ہی دیر میں ہمیں خاموش کر دیتے۔'' اگر مخاطب مطمئن نہ ہوتا اور اپنے موقف پر مصر ہوتا تو گھنٹوں اس سے مناظرہ کرتے۔

عرب ممالک میں ایک فرقہ ہے جو تکفیری فرقہ کہلاتا ہے۔ یہ لوگ مسلم حکمرانوں اور مسلم معاشروں کو اپنے نقطۂ نظر سے کافر سمجھتے ہیں اور خوارج کی طرح مرتکب کبیرہ ان کی نظر میں بھی کافر ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں سے بھی بہت مناظرے کیے ہیں۔ شیخ کے ایک شاگرد دکتور باسم فیصل ایسے ہی ایک مناظرہ کی روداد سناتے ہوئے کہتے ہیں:

'' میں بھی ابتداء میں تکفیری فرقہ سے منسلک تھا، ہم کچھ جوشیلے نوجوان تھے مسلم معاشرے کو جاہلی معاشرہ کہہ کر کفر کے فتوے لگانا ہمارے روزانہ کا معمول تھا۔ لوگ ہم سے تنگ آکر کہا کرتے تھے کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو آنے دو وہی تمہاری بولتی بند کر سکیں گے! ایک مرتبہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ دمشق سے اردن تشریف لائے جب انھیں ہماری جماعت کا پتہ چلا تو انہوں نے ہم سے بحث و مباحثہ کی خواہش ظاہر کی۔ ہم بھی ان کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اپنے شیخ کے ساتھ جو کہ تکفیری فرقہ کا رئیس تھا، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا اذان دی گئی، جب نماز کا وقت آپہنچا تو البانی صاحب نے ہم سے پوچھا کہ نماز آپ پڑھائیں گے۔ میں پڑھاؤں؟ ہم نے کہا کہ ہم تو آپ کو کافر سمجھتے ہیں اس لیے ہم ہی پڑھائیں گے۔ پھر ہمارے شیخ نے ہی امامت کی۔ نماز کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ ہم ایک جماعت کی شکل میں تھے اور البانی صاحب تنہا! تقریباً رات کا آدھے سے زیادہ حصہ گزر گیا تھا اور ہم سب البانی صاحب سے مناقشہ کر رہے تھے۔ البانی صاحب کی زیادہ تر گفتگو ہمارے شیخ سے ہو رہی تھی حیرت تو اس بات پر ہے کہ ہم اپنی تھکان کو دور کرنے کے لیے کبھی پیر پھیلا رہے تھے اور کبھی چل اور پھر رہے تھے۔ مگر البانی صاحب ابتداء مجلس سے انتہاء تک ایک ہی پہلو پر بیٹھے رہے۔ جب آدھی رات سے زیادہ کا وقت گزر گیا اور گفتگو کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا تو ہم البانی صاحب سے اگلی رات کا وعدہ لے کر نکل گئے۔ دن بھر ہم نے البانی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے دلائل کا توڑ جمع کیا اور اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے نئے نئے دلائل اکٹھا کیے۔ پھر جب رات ہوئی تو کل کی طرح پھر بیٹھک ہوئی اور گفتگو تقریباً فجر سے کچھ دیر پہلے تک جاری رہی۔ جب البانی صاحب نے ہمارے دلائل کا رد پیش کر دیا اور ہماری پونجی ختم ہوتی نظر آنے لگی تو ہم تیسری رات کا وعدہ لے کر لوٹ آئے۔ تیسری رات اتنی طویل گفتگو ہوئی کہ فجر کی اذان ہو گئی اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم سب شکست کھا کر اپنے موقف کے غلط ہونے کے قائل ہو گئے پھر ہم سب نے توبہ کی اور البانی صاحب کا شکر ادا کرتے ہوئے فجر کے لیے چل پڑے۔''

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی مناظرانہ صلاحیت کے تعلق سے اوپر جو کچھ لکھا جا چکا ہے یہ واقعہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تکفیری فرقہ کا مقابلہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس ثبات قدمی کے ساتھ کیا ہے ایسا علمی مقابلہ اور ایسا علمی جواب کسی نے نہیں دیا ہے۔اسی لیے اس موضوع پر آپ کی کتاب ''فتنة التكفير'' آج بھی بڑے بڑے علماء کا مرجع ہے۔

شیخ کو کسی شعبدہ باز کے متعلق پتہ چلا کہ وہ روحوں کو حاضر کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اور بے شمار لوگ اس سے فریب کھا رہے ہیں۔اس کی دکان کا پتہ معلوم کر کے شیخ اس کے پاس پہنچے ۔ شیخ کو دیکھتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے اور وہ بوکھلا گیا۔ شیخ نے قریب پہنچ کر کہا، معلوم ہوا کہ تم مردوں کی روحوں کو حاضر کرتے ہو؟ وہ شیخ کہنے لگا جی ہاں ! شیخ نے کہا کہ ٹھیک ہے تھوڑا امام بخاری کی روح کو بلاؤ! وہ پوچھنے لگا کہ بخاری کی روح کی کیا ضرورت ہے؟ شیخ نے کہا کہ میں ایک حدیث کے متعلق ان سے کچھ پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ البانی صاحب پر اس کا جادو چلنے والا نہیں ہے تو جان چھڑانے کے لیے کہنے لگا کہ آج جتنی روحیں میں نے حاضر کی تھیں وہ ختم ہو گئی ہیں، لہٰذا آپ پیر کے دن آیئے ! چونکہ مقصود اس فتنے کا خاتمہ تھا اس لیے پیر کے دن وعدے کے مطابق شیخ البانی صاحب اس مقام پر پہنچ گئے وہاں پہنچ کر دیکھا تو اس جگہ نہ اس کی دکان تھی اور نہ ہی اس کا مکان! جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر حال شیخ ایک ماہر مناظر تھے آپ بڑی دلجمعی اور ثبات قلبی کے ساتھ مناظرہ کیا کرتے۔ عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ بڑے بڑے علماء شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ کرتے ہوئے شیخ کے آگے طفل مکتب معلوم ہوتے تھے بلکہ بسا اوقات ہمیں ان کی حالت زار پر رحم آنے لگتا۔

البانی اور مخالفتوں کا طوفان:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اور آپ کا پیغام کوئی نیا اور انوکھا پیغام نہیں تھا بلکہ وہ صدیوں کا بھولا ہوا سبق تھا مگر لوگوں کے لیے آپ کی دعوت ''الناس أعداء لما جهلوا'' کے تحت ایک اچھنبا معلوم ہونے لگی اور جنھیں آپ کے حق بجانب ہونے کا علم تھا ،انہوں نے محض تعصب کی بنا آپ کی مخالفت کی۔

شیخ کے مخالفین میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جنھیں البانی صاحب نے مناظروں میں بری طرح پچھاڑ دیا تھا۔ مناظروں میں اپنی شکست کی جو بھڑاس ان کے دلوں میں باقی رہ گئی تھی اس کا اظہار انہوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں شیخ کی مخالفت کر کے کیا۔

بعض لوگوں نے آپ کی مخالفت کے سلسلے میں وجہ جواز پیدا کرنے کے لیے ان مسائل کو بنیاد بنایا جن میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی منفرد رائے رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس سے مخالفت اور طعن تشنیع کے لیے بھی وجہ جواز نہیں نکالی جاسکتی کیونکہ جن جن مسائل میں شیخ اپنی منفرد رائے رکھتے ہیں تو ان تمام مسائل میں سلف میں سے کسی نہ کسی نے وہ رائے ضرور رکھی ہے اور جب تک صحیح دلیل کی بنیاد پر ایک مجتہد اپنے کسی اجتہاد میں منفرد ہوتا ہے تو شرعی نقطۂ نظر سے اس کو برا بھلا نہیں کہا جاسکتا بلکہ اگر وہ اپنے اجتہاد میں حق بجانب نہ ہو تب بھی وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ ورنہ علماء سلف رحمۃ اللہ علیہم میں کون ایسا ہے جس نے کسی نہ کسی مسئلہ میں اپنی منفرد رائے نہ رکھی ہو اس کے باوجود ہم ہر ایک کا نام اس احترام سے لیتے ہیں کہ ان کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کا نہ آنا بھی ان کی شان میں گستاخی تصور کرتے ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ البانی بھی کسی مسئلے میں صحیح دلیل کی بنیاد پر اپنی منفرد رائے رکھتے ہوں تو انہیں آزاد خیال یا ایسے ہی گستاخانہ القاب سے نوازا جاتا ہے! یہ تو انتہائی تعصب اور تنگ نظری کا ثبوت ہے۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ

بعض لوگوں نے مناظروں میں آپ کی سخت کلامی یا آپ کے گرم انداز تحریر کو بہانہ بنا کر آپ کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے حالانکہ جن لوگوں نے آپ کی تحریروں کو پڑھا ہے یا آپ کے دروس کو سنا ہے وہ بہتر جانتے ہیں کہ شیخ کا عموی انداز سنجیدہ اور علمی ہوا کرتا تھا۔ سخت کلامی کی نوبت اس وقت پیش آتی جب مخاطب اپنے ذاتی اغراض یا اپنی ذاتی رائے کو حق ثابت کرنے کے لیے علمی گفتگو سے ہٹ کر بے کار کی باتیں کرنے لگتا یا جب کوئی صاحب قلم ایسی فاش غلطی کر جاتا کہ جس کے صدور کا امکان اس جیسے صاحب علم سے محال ہوتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی صورت میں تحفظ حدیث کی خاطر سنت نبوی کے اس محافظ ورقیب کی آواز میں گرج اور انداز تحریر میں گرمی کا پیدا ہونا، یہ اس کی ایمانی غیرت اور دینی حمیت کا تقاضا ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی بے جا مخالفت میں بعض ہندوستانی علماء بھی پیش پیش رہے ہیں، کیونکہ شیخ کا تعلق تقلیدی گھرانے سے تھا پھر تقلید کو ترک کر کے محدثین کے نقش قدم پر چلنے لگے تھے اور اپنی تحریروں میں جگہ جگہ تقلید شخصی پر ضرب بھی لگائی ہے اور اس سلسلے میں ہندوستانی علماء سے بحث و مباحثے اور گفتگو و مناظرے بھی ہوئے ہیں جس کی وجہ سے دنیا بھر میں تقلید شخصی اور شخصیت پرستی کا بازار سرد پڑ رہا تھا اسی لیے آج ہندوستانی علماء میں سے بعض کو شیخ سے اتنی نفرت ہے کہ آپ کی خدمات کا اعتراف تو در کنار آپ کا نام تک سننا انہیں گوارا نہیں!

دیو بندی مکتب فکر کے ایک بڑے عالم مولانا حبیب الرحمن اعظمی مرحوم نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے رد میں ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا" الالباني شذوذه و أخطائه "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک اور بیرون ملک اس کتاب کی بڑی تشہیر کرائی گئی۔اس لیے نہیں کہ وہ حق کی حمایت میں لکھی گئی تھی بلکہ صرف اس لیے کہ یہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے رد میں تھی۔اس کتاب کے مولف نے کئی مسائل میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر استدراک کیا تھاان مسائل کا ایک بڑا حصہ ایسا تھا جن میں حق شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھااور کچھ مسائل ایسے بھی ضرور تھے جن میں حق مولف کے ساتھ تھااور تیسری قسم ان اعتراضات اور استدراکات کی تھی جن کا علمی دنیامیں کوئی مقام اور کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ محض دل کی بھڑاس نکالی گئی ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگردوں علی حسن حلبی اور سلیم الہلالی نے فوراًاس کے جواب میں ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا'' الرد العلمي على حبيب الرحمن الاعظمی '' ان حضرات نے اپنی کتاب میں مسائل کا علمی جائزہ لیاہے۔

ایک مرتبہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کو ملک شام کا سفر درپیش ہوا وہ سیدھے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے اور تین دن تک آپ ہی کے مہمان رہے شیخ نے مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ تین دن بعد مولانا نے جب دمشق جانے کاارادہ ظاہر کیاتو اتفاق سے شیخ کو بھی اس وقت دمشق جانے کی ضرورت پیش آگئی،مولانا کا سفر شیخ کے ساتھ آپ ہی کی گاڑی سے ہوا، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ شاگرد بھی شریک سفر تھے، دوران سفر شیخ کے شاگردوں نے شیخ کے رد میں لکھی ہوئی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے چند مسائل کے متعلق سوال کیاتو مولانا اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ شیخکی موجودگی میں میں کیاکہہ سکتاہوں،اس طرح جو بھی سوال کیا جاتا مولانا شیخ ہی کا حوالہ دیتے اور شیخ البانی جو بھی کہتے اس کی تصویب کرتے ہوئے سر ہلاتے۔اسی طرح علمی اور تحقیقی گفتگو کرتے ہوئے خوشگوار ماحول میں دمشق کی مسافت طے ہوئی۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے کہ'' مجھے بہت ہی حیرت واستعجاب ہے کہ اپنی کتاب میں میرے خلاف اس قدر زہر افشانی کرنے کے باوجود وہ کس طرح میرے گھر میں تین دن تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمان رہے۔" بعض دفعہ تو شیخ بڑے دکھی ہو کر فرماتے تھے کہ میں ایک مظلوم انسان ہوں مجھ پر حسد کی آگ میں تپے ہوئے مدعیانِ علم و حق نے بے وجہ الزام تراشیاں کی ہیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور قید و بند کی صعوبتیں:

داعئ حق کی راہ میں دار و رسن کا مرحلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ حقیقت میں اس کی کامیابی کی دلیل اور اس کے اخلاص و ایمان کا امتحان ہے۔ علمائے سلف کی طرح نمونۂ سلف البانی کو بھی اس کٹھن مرحلہ سے کئی مرتبہ گزرنا پڑا۔ اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے آپ کو جیل جانا پڑا تھا کیونکہ ظلم و جبر کی تاریخ کا یہ قدیم اصول ہے کے "لَئِنِ ٱتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِى لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ ٱلْمَسْجُونِينَ۔"

مخالف علماء نے جب دیکھا کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتی سرگرمیوں کی وجہ سے ان کا بازار سرد پڑ رہا ہے اور ان کی اونچی پگڑیوں اور لمبے جبوں کے عقید تمند بھی اب انہیں نہیں پوچھ رہے ہیں تو انہوں نے حکمرانوں کے در پر دستک دی اور البانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ان کے کان بھرنے شروع کر دیے، نتیجہ میں کئی ایک دفعہ البانی صاحب کو جیل جانا پڑا اور قید و بند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں، لیکن حکمرانوں کی بھی یہ کیسی نادانی ہے کہ وہ داعئ حق کو جیل کی چہار دیواری میں قید کر کے یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے اس کی دعوت اور اس کی آواز کو بند کر دیا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ جیل کی تاریک اور تنگ کوٹھری ہی اس کی روشن فکری اور علمی وسعت کے لیے بہترین میدان ہے جہاں اس کی قوت فکر ایسے افکار کو جنم دیتی ہے کہ کھلیاور آزاد فضاء میں رہنے والے عش عش کرنے لگتے ہیں:

بیکار ڈراتے ہو مجھے قید ستم سے — واں روح وفا اور بھی آزاد رہے گی

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک شاہکار تالیف " مختصر صحیح مسلم" جیل ہی میں لکھی تھی۔ تصنیف و تالیف کے علاوہ جیل میں جو دوسرے علماء بند تھے ان سے علمی مناقشے بھی ہوا کرتے تھے اور بھی وہ خود آگے بڑھ کر شیخ سے استفسارات کیا کرتے تھے۔ پنج وقتہ نمازیں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پابندی سے پڑھا کرتے تھے۔ پہلے تو آپ کو آپ کے پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایک بہت ہی تنگ کمرے میں بند کر دیا گیا تھا جہاں پوری آزادی کے ساتھ رکوع و سجود ناممکن تھے۔اس لیے وہاں اشاروں سے نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب ایک دوسرے وسیع کمرے میں منتقل کر دیا گیا تو وہاں باقاعدہ باجماعت نماز بھی شروع کر دی۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اس موقع پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا رول ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ جنہیں آج سے سات صدی قبل اسی جیل خانے میں بند کیا گیا تھا اور انہوں نے بھی باجماعت نماز کا اہتمام کیا تھا۔ پھر شعراء کا شیخ البانی کو ''ابن تیمیه القرن العشرین'' کہنا بھی کتنا حق بجانب نظر آتا ہے کہ دونوں سرزمین شام ہی کے رہنے والے تھے۔اس طرح دونوں کے درمیان تین بنیادی مشابہتیں صاف طور پر نظر آتی ہیں، اتحاد ارض و مقام، اتحاد دعوت و پیغام اور اتحاد عاقبت وانجام، بس فرق اتنا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال جیل ہی میں ہو گیا تھا جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جیل سے رہا ہو کر کئی سال آزادانہ زندگی بھی گزاری تھی مگر کیا حقیقت میں لوگوں نے آپ کو آزادانہ زندگی گزارنے کا موقع دیا؟ نہیں ہر گز نہیں، جیل سے نکلنے کے بعد دنیا بھی آپ کے لیے جیل خانہ بن گئی، لوگوں نے آپ کو بہت تنگ کیا، بہت ستایا، یہاں تک کہ آپ کئی دفعہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے لیکن اللہ کی خاطر ہجرت کیے ہوئے مظلوم بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ " وَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي ٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةً '' استقرار و تمکینی کا یہ بھی ایک مثالی نمونہ ہے کہ آج دنیا جس طرح ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کو پہچانتی ہے بالکل اسی طرح شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جانتی ہے جہاں کہیں ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر ہو وہاں البانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ذکر جمیل ہوا کرتا ہے حالانکہ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی پوری ایک سلطنت اور حکومت پشت پناہ تھی جبکہ البانی رحمۃ اللہ علیہ ان ظاہری اسباب ووسائل سے نہتے تھے مگر جس نبی کی شان رب العالمین نے '' ورفعنا لک ذکرک '' کہہ کر بلند کی اس نبی کی سنت کے اس خادم کی شان بھی اس قدر بلند ہوئی کہ آج عالم اسلام کی معتبر یونیورسٹیوں میں وہ بحث اور وہ رسالہ نامکمل اور ناقص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جاتا ہے جس میں احادیث کی تخریج کرتے ہوئے باحث البانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ نقل نہ کرے، اس لیے آج ہر باحث حدیث کی تخریج کرتے ہوئے صححه الألبانی، حسنه البانی اور ضعفه الالبانی لکھنے کو علمی امانت اور رسالہ کی علمی حیثیت اور اہمیت میں اضافہ تصور کرتا ہے۔ یہ تو دنیا کی شانہوئی آخرت کا اجر تو اور بہت بڑا ہوگا ان شاءاللہ ''ولاجر الاخرة اکبر'' ''لو کانو یعلمون'' کاش دنیا اس حقیقت کو جانتی!

شیخ البانی اپنی صفات کے آئینے میں التزام بالدین اور تمسک بالسنہ:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے نمایاں صفت آپ کا دین سے مضبوط تعلق اور اتباع سنت کا غیر معمولی جذبہ ہے۔ مشکل سے مشکل وقت میں بھی جزئیات دین اور سنتوں سے آپ کا یہ تعلق قطع نہ ہوتا، جس چیز کو دین سمجھ لیا اس کے اظہار اور اس پر عمل پیرا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت انھیں نہیں روک سکتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے جو عملی شواہد آپ کی کتاب زندگی میں موجود ہیں شاید ہی عصر حاضر کی کوئی اور شخصیت اتنے عملی شواہد پیش کر سکے۔ یقیناً اتباع سنت کے جذبہ سے سرشار ہونے والے ہزاروں علماء آج بھی موجود ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اتباع سنت کے معاملے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جو مقام تھا وہ مقام معاصر علماء میں البانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہو سکتا ہے۔

شیخ کے شاگرد محمد عید العباسی کہتے ہیں کہ شیخ باقاعدہ ہماری نمازوں کی اصلاح کیا کرتے اور ایک ایک حرکت میں مسنون طریقہ سکھاتے یہاں تک کہ ہماری نمازیں اوروں کے لیے شیخ کے شاگرد ہونے کی علامت بن گئیں۔

خطبۃ الحاجۃ، کیفیت قیام رمضان اور نماز عید کے لیے عید گاہ جانا، یہ اور ایسی بے شار سنتیں ہیں جنھیں شیخ نے علمی اور عملی طور پر زندہ کیا، زندگی کی ایک ایک حرکت میں طریقۂ نبوی کا پاس ولحاظ رکھتے یہاں تک کہ کہنے والوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ البانی کی محبت سنت نبویہ سے محبت کی علامت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ کے التزام بالدین کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی مجبور انسان کی سفارش کر کے آپ نے اسے کسی کمپنی میں کام دلا دیا۔ چند دن بعد وہ شخص شیخ کی خدمت میں زیتون لے کر حاضر ہوا کہ یہ میری جانب سے آپ کے لیے ہدیہ ہے، شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر ہدیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اس کا کھانا میرے لیے جائز نہیں ہے۔ پھر یہ حدیث پیش کی "من شفع شفاعة و اهدى له هدية فقبلها فقد اتى بابا من الربا۔"

شیخ کے التزام بالدین کا ایک حیرت انگیز واقعہ بیان کرتے ہوئے شیخ کے شاگرد علی حمد خشان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کہ آپ سفر میں تھے۔ جدہ اور مدینہ کے درمیان گاڑی حادثہ کا شکار ہو کر الٹ گئی، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ٹھیک گاڑی کے نیچے آ گئے اس طرح کہ زیادہ خطرہ آپ ہی کو تھا لوگ پریشانی کے عالم میں "یاستار یاستار" کہتے ہوئے ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ لوگوں کی اس آواز کو سن کر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ گاڑی کے بالکل نیچے آ چکے تھے کہنے لگے "لوگو! یا ستار مت کہو بلکہ یاستیر کہو کیونکہ ستار اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے!" شیخ کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت "ستر" کے لیے حدیث میں "ستیر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ستار کا نہیں! چنانچہ صحیح حدیث ہے "ان الله حیيی ستير يحب الستر" لہٰذا حدیث میں صفت "ستر" کے لیے "ستیر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تو اس کو چھوڑ کر "ستار" کہنا درست نہیں!

سبحان اللہ! عزیت کا کیسا مقام بلند ہے یہ! استقامت و ثابت قدمی کی کیسی نادر مثال ہے یہ کہ ایک ایسے وقت میں جہاں رخصتوں پر عمل کرنا بھی بڑی عزیت کی بات ہے عزیمت کی اس چٹان اور صابر و ثابت اس انسان کا کردار دیکھیے کہ نفسی نفسی کے اس عالم میں بھی شرعی معاملے میں معمولی سی لفظی غلطی کا سننا بھی اس کی برداشت سے باہر ہے۔ اور وہ فوراً اس پر انکار و استدراک کرتا ہے، کردار کی اس عظمت کے آگے محبت رسول کے وہ دعوے کتنے مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں کہ جن کے دعویدار محبت رسول کا دم تو بھرتے ہوں ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوثر اور شافع محشر کے ترانے تو پڑھتے ہوں، اسم مبارک کو سنکر انگشت شہادت کو چومتے ہوں، اسم مبارک کے ساتھ القاب واسماء کی لمبی قطار بھی لگاتے ہوں، سیرت رسول کے عنوان پر گھنٹوں تقریر بھی کرتے ہوں مگر جب اتباع واطاعت کی بات آئے تو" إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ" کی روش اختیار کرتے ہوں! محبت رسول کے ایسے ہزاروں دعویدار اس عظیم انسان کی اس ایک ادا پر قربان و نثار ہو سکتے ہیں۔

تواضع وانکساری:

تواضع وانکساری بھی آپ کے نمایاں اوصاف میں سے ہے، بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی خود کو کچھ نہ سمجھتے تھے۔" فانني طويلب علم "کہ میری حیثیت تو بس ایک ابتدائی طالب علم کی سی ہے۔ سادگی آپ کا شیوہ تھی، تکلف سے بہت دور تھے، جب آپ کی دعوتی سرگرمیوں کا آغاز ہوا تو آپ سائیکل پر سوار ہو کر دعوت و تبلیغ کے لیے جایا کرتے تھے حتی کہ ایک اخبار والے نے مزاحیہ خبروں میں شیخ کا ذکر کیا تھا کہ دمشق میں ایک مولانا رہتے ہیں جو سائیکل پر سوار ہو کر تبلیغ کے لیے جایا کرتے ہیں! آپ کی اپنی موٹر کار بھی تھی جب اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جایا کرتی تھی تو خود ہی اس کی اصلاح کر لیتے، جس وقت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بحیثیت مدرس تھے تو حرم جاتے ہوئے اپنی گاڑی میں گنجائش بھر طلبہ کو بھی ساتھ لے لیتے۔ آپ کے شاگردوں میں سے جب کوئی بیار ہو جاتا تو خود اس کے گھر جا کر بیار پرسی کیا کرتے تھے۔

جب آپ ہجرت کرتے ہوئے عمان منتقل ہوئے تھے تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے محلے میں قیام فرمائیں! آپ نے اس پیش کش کو منظور نہ کیا بلکہ غریبوں اور مسکینوں کے محلے میں سکونت اختیار کرنے کو ترجیح دیا۔

مدح وستائش کو سخت ناپسند کرتے تھے، اسی لیے ملک شام سے باہر کا سفر آپ نے بہت کم کیا ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے اہل حدیث حضرات نے بارہا آپ کو دعوت دی مگر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معذرت کرتے رہے۔ مجبور ہو کر انھوں نے شیخ کے شاگرد دکتور عاصم القریوتی سے درخواست کی کہ وہ شیخ کو دورۂ پاکستان کے لیے رضامند کرلیں، شیخ قریوتی کہتے ہیں کہ میں نے اصرار پر اصرار کیا مگر شیخ نے معذرت کردی کہ اگر میں وہاں جاؤں گا تو یہ لوگ خواہ مخواہ میرے تعلق سے مبالغہ آمیز الفاظ کہیں گے جنہیں میں سن نہیں سکتا۔

اس طرح آپ زندگی بھر ریا نمود سے بہت دور رہے، انکساری کا یہ عالم کہ لاکھ احتیاط کے باوجود جب کسی کی زبان سے تعریفی کلمات سن لیتے تو فوراً صدیق اکبر کی طرح یہ دعا کرنے لگتے اللهم اجعلني خير امما يظنون و اغفرلي ما لا يعلمون و لا تواخذني بما يقولون۔"

یہ تواضع وانکساری کا بہت اونچا مقام ہے جس پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فائز تھے۔ ہر کس و ناکس کے ظرف میں اتنی وسعت نہیں ہوتی کہ وہ دین کی اتنی عظیم خدمت کرنے کے باوجود اتنی منکسر مزاجی کا ثبوت دے ورنہ انانیت اور خود پسندی کی دنیا کا دستور یہی ہے کہ یہاں کام سے بڑا نام ہوا کرتا ہے!

رقت قلبی:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ دین کے معاملے میں جتنے سخت تھے دوسرے معاملات میں اتنے ہی نرم اور رقیق القلب تھے۔ جب شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر پہنچی تو بے ساختہ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور گہرے دکھ کے ساتھ فرمایا" انا لله و انا اليه راجعون . اللهم اجرني في مصيبتي واخلفلي خير امنها "پر فرمایا اللہ کی رحمت ہو ابن باز پر کہ وہ چوٹی کے عالم تھے اللہ تعالیٰ جنت الفردوس کو ان کا ٹھکانا بنائے " پھر عربی شعر کے اس مصرع پر اپنی بات ختم کی۔

وفي الليلة الظليماء يفتقد البدر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز تراویح میں قرآن پڑھتے ہوئے رو پڑتے یہاں تک کہ آپ کے مقتدی بھی رونے لگتے۔ ایک مرتبہ سورۂ مومن کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت "وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ" پر پہنچ تو رو پڑے، کبھیکبھی درس دیتے ہوئے بے ساختہ رو پڑتے۔

زھد و عبادت:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت صرف علمی شخصیت ہی نہیں تھی بلکہ جس طرح آپ اپنے علم میں سلف کا نمونہ تھے اسی طرح اپنے عمل میں بھی بڑے بڑے زاہدوں اور عابدوں کا نمونہ تھے، قرآن مجید کی تلاوت بڑے سوز کے ساتھ کیا کرتے تھے درس میں جب بھی اس حدیث کا تذکرہ آتا جس میں ان تین آدمیوں کا ذکر ہے جن سے جہنم بھڑکائی جائے گی تو اس میں عالم کا ذکر کرتے ہوئے رونے لگتے یہاں تک کہ پوری محفل پر افسردگی کا ساں چھا جاتا۔

شیخ کے شاگرد سمیر زہیری کی روایت کے مطابق آپ نے اپنی زندگی میں تیس سے زائد حج کیے ہیں، ارض حرم سے دور ملک شام میں رہتے ہوئے ہر سال عمرہ کرنے کی کوشش کرتے، موقع ملنے پر سال میں دو دو عمرے بھی کر لیتے، شیخ زہیری کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے شیخ کو جانا ہے کبھی آپ سے جمعرات اور پیر کے دن کا روزہ چوکتے ہوئے نہ دیکھا، جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو امام کے منبر پر جانے تک برابر نفل نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ اپنی موٹر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے حیرت و استعجاب سے آپ سے سوال کیا : کیا آپ ہی شیخ البانی ہیں، جن کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں؟ بس اتنا سننا تھا کہ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ پوچھا گیا کہ اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ تو کہنے لگے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ لوگوں سے اپنی تعریف سن کر پھول نہ جائے بلکہ جہاں تک ہو سکے اسے اپنے نفس سے مجاہدہ کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا سے بس ضرورت بھر تعلق رکھا، اسی لیے جب گھڑی سازی کر رہے تھے تو صرف تین گھنٹے یہ کام کرتے اتنی دیر میں جو بھی مل جاتا اس پر قناعت کر لیتے اور باقی وقت علم حدیث کی خدمت میں لگا دیتے، خوددار انسان تھے دنیا دار نہیں!

جودوکرم:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاتم کی دولت نہ سہی مگر حاتم کا دل ضرور تھا۔ شیخ کے شاگرد ابو عبدالرحمن محمد الخطیب کہتے ہیں کہ میں نے شیخ کے گھر میں چھ سال گزارے ہیں اور اس درمیان شیخ کے جود و سخا کے بے شمار واقعات دیکھنے کو ملے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک بیمار شخص شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے پندرہ انجکشن لینے ہیں، اور ہر ایک انجکشن کی قیمت بیس دینار ہے لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ شیخ نے معاملے کی تحقیق کی جب پتہ چلا کہ یہ شخص سچا ہے تو اسے اس کی مطلوبہ رقم دے دی۔

شیخ محمد الخطیب آگے کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر کی تعمیر کر رہا تھا تو مجھے پیسوں کی ضرورت پیش آئی، میں نے شیخ سے کچھ مانگنا کچھ مناسب نہ سمجھا۔ میری نظر ایک دولتمند پر پڑی جسے شیخ اچھی طرح جانتے تھے۔ میں نے شیخ کی اہلیہ محترمہ سے کہا کہ وہ شیخ سے کہیں کہ اس مالدار شخص سے سفارش کر کے میری ضرورت پوری کرا دیں، دوسرے دن جب میں شیخ کے پاس پہنچا تو شیخ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم میرے ذریعہ سے فلاں مالدار کے پاس قرض لینا چاہتے ہو میں نے کہا کہ ہاں! یہ سن کر شیخ نے کہا کہ اس دولتمند سے زیادہ یہ میرا حق ہے کہ میں تمہاری مدد کروں۔ پھر شیخ نے مجھے مطلوبہ رقم فراہم کر دی۔

زندگی کے آخری ایام میں جب کہ شیخ بیمار تھے، ایک خاتون یہ شکایت لے کر آپ کی خدمت میں پہنچی کہ اس نے بینک سے نو ہزار دینار بطور قرض لیے تھے اب سود اتنا بڑھ چکا ہے کہ ادائیگی قرض کی سکت اس کے اندر نہیں ہے۔ شیخ نے عادت کے مطابق پہلے معاملے کی تحقیق کرائی، جب پتہ چلا کہ وہ عورت سچی ہے تو شیخ نے اس کی ضرورت پوری کر دی۔ عورت اپنے لڑکوں کے ساتھ آئی اور شیخ کا شکریہ ادا کر کے آپ کو دعائیں دے کر رخصت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی،اس کے جانے کے بعد شیخ نے فرمایا " واللہ ! دل میں کبھی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دولتمند بنادے اور میں سود کی گرفت میں آئے ہوئے ایسے ہزاروں انسانوں کو آزاد کراتا رہوں۔"

انصاف پسندی:

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اہم صفت انصاف پسندی ہے، دنیا میں معصوم کون ہے ! عصمت تو صرف انبیا علیہم السلام کا خاصہ ہے۔ انبیاء کے علاوہ کسی بھی انسان سے غلطیوں اور خطاؤں کا سرزد ہونا ناممکن نہیں ہے۔ کسی عام انسان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے غلطی کو تسلیم کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی مگر جب کسی بڑے انسان سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ غلطی کے اعتراف کو اپنے مقام و مرتبہ کے خلاف تصور کرتا ہے، اسیلیے بڑے لوگ اپنی غلطی آسانی سے تسلیم نہیں کیا کرتے، لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ ایسا نہ تھا، وہ ہر وقت کسی بھی قسم کی تنقید اور کسی بھی طرح کے اعتراض کو سننے اور قبول کرنے کے لیے تیار رہتے مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ تنقید علمی اور اعتراض مدلل ہو۔

اسی لیے بہت سے لوگ بذریعہ مراسلت بھی مسئلے میں اختلاف کرتے اور دلیل کی روشنی میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے نظر ثانی کرنے کی گزارش کرتے۔ جب شیخ کے پاس اس کا جواب ہوتا تو آپ اس کا جواب تحریر کردیتے لیکن اگر معترض کا اعتراض صحیح ہوتا تو نہ صرف اپنی بات سے رجوع کرتے بلکہ کتاب کے اگلے ایڈیشن میں مسئلہ معترض علیہا پر حاشیہ پڑھاتے ہوئے اس شخص کا نام بھی ذکر کر دیتے جس نے خط لکھ کر آپ سے اس مسئلے میں نظر ثانی کرنے کی درخواست کی تھی پھر اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے حق میں دعائیہ کلمات لکھتے۔ چاہے وہ معترض چھوٹا ہو یا بڑا، شیخ کا جانا پہچانا ہو یا انجانا۔ آپ کی انصاف پسندی یقینا مثالی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ کی کتاب ''صفه صلاة النبی ﷺ'' میں شیخ سے ایک لفظی غلطی ہو گئی تھی، شیخ بکرابوزید نے شیخ کی توجہ اس جانب مبذول کردی شیخ نے نہ صرف یہ کہ اپنی غلطی تسلیم کی بلکہ اپنی غلطی کے اعتراف میں یہ الفاظ لکھے ''هذا والله منتهى الغفلة '' کہجو غلطی مجھ سے ہوئی وہ غفلت کیا نتہا ہے۔ پھر شیخ بکرابوزید کانام ذکر کرکے آپ کاشکریادا کیا۔

ایسا معاملہ زیادہ تر احادیث کے سلسلے میں پیش آتا۔ مثلاً شیخ تحقیق و جستجو کے بعد کسی حدیث پر حسن ہونے کا حکم لگاتے، جبکہ اس حدیث کے لیے کوئی شاہد یا کوئی متابع حدیث ہوتی تو وہ حدیث ''صحیح لغیرہ '' ہوتی مگر چونکہ ایسی کوئی متابعت شیخ کی نظر سے گزری نہ ہوتییا آپ کو یاد نہ ہوتا اس لیے آپ صرف حسن ہونے کا حکم لگاتے، پھر کتاب کی اشاعت کے بعد اس حدیث کے لیے کوئی شاہد یا کوئی متابع حدیث مل جاتی، چاہے خود البانی صاحب کو ملے یا کوئی دوسرا آپ کو اس کا حوالہ دے تو کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں حدیث مذکور کے پہلے حکم سے رجوع کرتے ہوئے اس کے '' صحیح لغیرہ'' ہونے کا حکم لگاتے۔ اپنی غلطیوں کا اس طرح اعتراف اور دوسروں کے فضل کا اقرار آپ کی انصاف پسندی کی واضح دلیل ہے۔ اور ساتھ ہی آپ کے اخلاص کی بھی بڑی دلیل ہے اسی لیے قرآن نے تقویٰ کو عدل کا لازمہ قرار دیا ہے۔ اعدلوا هو اقرب للتقوی ''

مگر افسوس کہ متعصب حضرات کو یہ خوبی بھی برائی نظر آئی اور یہ حسن بھی ایک عیب نظر آیا۔ چنانچہ شیخ کے مخالفین نے شیخ کے اس تصرف کو وجہ طعن بنالیا اور آپ کو قلت علمی اور ناتجربہ کاری کاالزام دینے لگے۔ حالانکہ یہ تصرف اگر قلت علمی اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے تو پھر یہ لوگ علماء سلف جن میں سر فہرست ائمہ اربعہ۔ رحمۃ اللہ علیہم آتے ہیں ان کے متعلق کیا کہیں گے کہ ایک ہی مسئلے میں، ایک ہی امام کے کئی کئی اقوال کتب فقہ میں موجود ہیں، کبھی کسی چیز کو جائز کہا تو دوسرے وقت میں اسی کو ناجائز قرار دیا، کسی چیز پر کبھیسنت کا حکم لگا یا تو کبھی وجوب کا حکم ! بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مصر جانے کے بعد اپنے بہت سارے فتووں سے رجوع کرلیا تھا اس لیے اکثر مسائل میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں۔ مذہب قدیم میں ایک رائے ہے تو مذہب جدید میں دوسری رائے ہے ! تو کیا ائمہ کا یہ تصرف بھی قلت علمی اور ناتجربہ کاری کی دلیل کہلائے گا! کلا وألف کلا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ یہ تصرف اور رجوع ہمارے اسلاف کی انصاف پسندی اور ان کے اخلاص وتقویٰ کی دلیل ہے، کہ دلیل کی روشنی میں ان کے اجتہاد میں تبدیلی ہوا کرتی تھی، کبھی کسی دلیل کی بنیاد پر جواز کا فتویٰ دیا تو دوسرے وقت میں اس سے قوی دلیل ملنے پر عدم جواز کا فتویٰ دیا۔ یہی ہر عالم ربانی کی پہچان اور ہمارے اسلاف کی شان رہی ہے، پھر ہر عالم ربانی کی طرح علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تغیر اجتہاد کی بنا کبھی کسی حدیث کو حسن یا ضعیف اور کبھی متابعات وشواہد ملنے پر اس کو '' صحیح لغیرہ '' یا '' حسن لغیرہ '' قرار دیں تو کیا یہ قلت علمی اور ناتجربہ کاری کی دلیلکہلائے گی؟

فکر وخیال کے انحطاط کی بھی حد ہو گئی کہ جو تصرف سلف میں باعث عزت اور بڑائی تھا اب وہی تصرف خلف میں باعث ذلت اور رسوائی بن گیا ہے۔ ؎

تعصب چھوڑ ناداں دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے برا تو نے

وقت کا اهتمام:

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں اور آپ کو قریب سے جاننے والوں کا یہ تاثر ہے کہ ہم نے شیخ البانی کی طرح وقت کی قدر وقیمت کو جاننے والا اور ایک ایک لمحہ کی قدر کرنے والا کسی کو نہ دیکھا۔ آپ ایک منٹ کو بھی ضائع ہونے نہ دیتے اسی لیے آپ کے وقت میں برکت بھی تھی اور آپ کی طبیعت میں حرکت بھی ۔ حرکت وبرکت کے اتحاد ہی کا یہ کمال تھا کہ علم حدیث جیسے دقیق فن میں شیخ کی بے شمار تصنیفات، تالیفات اور تحقیقات آج ہمارے سامنے موجود ہیں ۔ علم حدیث کے فنی قواعد کی عملی تطبیق سے '' سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ '' میں ہزاروں احادیث کی تصحیح وتحسین اور '' سلسلة الاحاديث الضعيفة '' میں ہزاروں احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تضعیف اور" منار السبیل کی تخریج " " ارواء الغلیل "میں احکام سے متعلق بے شمار احادیث کی تحقیق وتخریج، یہ سب باتیں اسی وقت ممکن ہو سکی ہیں جبکہ آپ نے لمحے لمحے کی قدر کی ہے ورنہ بڑے بڑے دکتور حضرات کا بھییہ اعتراف ہے کہ بعض اوقات صرف ایک حدیث پر حکم لگانے کے لیے اصولی قواعد کی پیچیدگیوں اور باریکیوں کی وجہ سے کئی ہفتے لگ جاتے ہیں۔

تصنیف وتالیف میں سرعت بھی تھی اور ساتھ ہیدقت بھی ۔ مثلاًآپ کی مایہ کا تصنیف" احکام الجنائزوبدعھا"جو تقریباً جنازے سے متعلق تمام مسائل پر محیط ہے اور جس میں ساڑھے تین سو سے زائد صفحات ہیں۔اس تصنیف میں صرف تین مہینے لگے ہیں۔ جبکہ ایک ایک مسئلہ کے لیے کئی کئی صفحات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سونے کے لیے صرف چار گھنٹے اوسطاًر کھے تھے باقیبیس گھنٹوں میں نماز اور دیگر ضروریات کے علاوہ سارا وقت تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے۔ جسو قتآپ گھڑی سازی کیا کرتے تھےاس وقت بھی صرف تین گھنٹے کام کے لیے رکھے تھے باقی سارا وقت حدیث کی خدمت میں لگادیتے۔

آپ کا سفرآخرت:

وصیت نامہ :

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے دس سال قبل ہی اپنی وصیت لکھ رکھی تھی۔ وصیت کا مضمون کچھ یوں تھا:

"میں اپنے بیوی بچوں اور دوست واحباب کو یہ وصیت کرتاہوں کہ جب انھیں میرے انتقال کی خبر معلوم ہو توسب سے پہلے میرے لیے دعائے مغفرت کریں اور نوحہ خوانی اور چیخ وپکار سے پرہیز کریں۔ میری تدفین جلد از جلد کردیں، جو رشتہ دار اس بستی سے باہر ہوں جہاں میراانتقال ہوگا، انھیں میرے انتقال کی خبر میری تدفین کے بعد دی جائے تاکہ ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتظار تدفین میں تاخیر کا سبب نہ بنے۔ مجھے میرے پڑوسی اور فاضل دوست عزت خضر ابوعبداللہ غسل دیں، غسل کے بعد قریبی قبرستان ہی میں دفن کر دیا جائے تاکہ قبرستان کی دوری کی وجہ سے جنازہ لے جانے کے لیے گاڑیوں اور سواریوں کے لیے مجبور نہ ہونا پڑے۔ میں اپنی ساری کتابیں اور اپنا سارا مکتبہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ کے لیے ہدیہ کرتا ہوں۔ جہاں میری زندگی کے خوشگوار ایام گزرے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔"

یہ آپ کی وصیت تھی جس سے آپ کا جذبۂ اتباع سنت عیاں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حدیث میں حکم ہے کہ اگر آدمی کسی بات کی وصیت کرنا چاہے تو وہ اپنے آخری ایام کا انتظار نہ کرے بلکہ جب دل میں وصیت کا ارادہ ہوا سی وقت لکھ دے، شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی وفات سے دس سال قبل ہی یہ وصیت لکھ رکھی تھی۔

حدیث میں جلد از جلد تکفین و تدفین کا حکم ہے اس کے باوجود لوگ اس میں بڑی تاخیر کرتے ہیں اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی وصیت کر دی تاکہ لوگ وصیت کا لحاظ کرتے ہوئے تاخیر نہ کریں۔

عرب ممالک میں جنازے کو عام طور پر گاڑیوں اور سواریوں کے ذریعہ قبرستان تک لے جایا جاتا ہے جس کی وجہ سے کئی سنتیں چوک جاتی ہیں۔ مثلاً جنازے کو کاندھا دینا، جنازے کو لے جاتے ہوئے ذرا تیز چلنا وغیرہ۔ یہ اور ایسی بے شمار سنتیں ہیں جو سواری کے استعمال سے چوک جاتی ہیں اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی بھی وصیت کر دی کہ جنازہ کے لیے گاڑی کا استعمال نہ ہو بلکہ لوگ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے چلیں۔

اسیلیے انتقال کے بعد جب سعودی عرب کے مایہ ناز عالم شیخ محمد بن صالح عثیمین (افسوس کہ شیخ بھی ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ع خدا رحمت کندائیں عاشقان پاک طنیت را) نے بذریعہ ٹیلیفون شیخ کے اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعیال کو تعزیتی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا تھا ''اللہ کی رحمت ہو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر کہ نہ صرف ان کی زندگی بلکہ ان کی موت بھی اتباع سنت کا سبق تھی۔''

مرض الموت:

شیخ عرصہ سے بیمار تھے۔ پچاسی سال سے زائد عمر کے انسان کے لیے بڑھاپا خود ایک بیماری کی حیثیت رکھتا ہے۔ کمزوری حد سے زیادہ تھی، بیماری یوں کبھی افاقہ ہوتا اور کبھی اضافہ۔ افاقہ ہوتا تو گھر ہی میں رہتے اور جب اضافہ ہوتا تو ہسپتال میں داخل کرا دیے جاتے۔ افاقہ ہوتا بھی تو کمزوری اتنی زیادہ کہ کچھ کام نہ کر سکتے تھے اس کے باوجود خدمت حدیث کا ایسا جذبہ کہ خود نہ لکھ سکتے تو اپنے لڑکوں سے املا کرواتے۔

شیخ کے لڑکے عبدالطیف کا کہنا ہے کہ:

" والد صاحب جب آخری ایام میں تھے تو نیند کی حالت میں بھی گفتگو کرنے لگتے۔ لیکن یہ ساری گفتگو حدیث ہی سے متعلق ہوتی۔ ایک مرتبہ نیند میں فرمایا: ''اعطونی سنن ابی داؤد ''سنن ابی داؤد کی صحیح احادیث کا مجموعہ لاؤ! میں لے گیا اور قریب پہنچ کر میں نے کہا کہ صحیح سنن ابی داؤد حاضر ہے۔ کہنے لگے کہ فلاں صفحہ اٹھاؤ میں نے وہ صفحہ کھولا تو پوچھنے لگے اس صفحہ میں پہلی حدیث کے راوی کون ہیں؟ میں نے کہا حضرت جابر! کہا کہ ٹھیک ہے جاؤ!''

شیخ عبدالطیف کہتے ہیں کہ یہ ساری گفتگو والد صاحب نے نیند کے عالم میں کی ہے۔

شیخ ابوالحسن المآربی المصری اپنی آخری ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "میں اپنے شاگردوں کے ساتھ شیخ کی خدمت میں پہنچا، شیخ علالت کی وجہ سے فریش تھے، حالت بہت نازک تھی۔ کمزوری اتنی تھی کہ شیخ ٹھیک سے بات بھی نہ کر سکتے تھے بڑی مشکل سے دو چار لفظ بول رہے تھے کہ اتنے میں میرے شاگردوں نے شیخ کے ہاتھ کا بوسہ لینا شروع کر دیا۔ شیخ نے بڑی تکلیف سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر اس فعل کی کراہت کے سلسلے میں سلف سے منقول آثار سنانے شروع کر دیے۔ پھر مجھ سے کہا کہ ابوالحسن! تم اپنے شاگردوں کو نصیحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو کہ وہ ایسی غلو آمیز حرکتوں سے بچا کریں۔" شیخ ابوالحسن کہتے ہیں کہ میں شیخ کی اس استقامت اور آپ کی قوت حافظہ پر حیران رہ گیا۔ شیخ ابوالحسن المار بی کی طرح بہت سے لوگوں کییہ شہادت ہے کہ مرض الموت میں بھی آپ کی قوت حافظہ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

شیخ کے شاگرد محمد بن ابراہیم شقرہ کہتے ہیں کہ میں نے مرض الموت میں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ " بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ بڑے لوگوں کی آزمائش سخت ہی ہوا کرتی ہے۔آپ صرف بڑے ہی نہیں اپنی خدمات کی وجہ سے بہت بڑے ہیں اس لیے آپ کی آزمائش بھی بڑی ہے! میری بات سن کر ہلکا تبسم چہرے پر ظاہر ہوا اور ساتھ ہی آنکھوں سے آنسو بھی چھلک پڑے اور زبان سے بے ساختہ یہ دعا نکلی،" اللھم اجعلني خیر امما یظنون واغفرلی مالایعلمون و لاتوأخذني بما یقولون۔"

وفات:

۲۲/ جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ کی شام عصر کے بعد اور مغرب سے کچھ دیر پہلے علوم و معارف کا یہ چراغ، سنت نبوی کا یہ خادم دنیا کو خیر آباد کہتا ہوا رفیق اعلیٰ سے جاملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اجرنا في مصیبتنا وأخلفلنا خیرا منھا "

نماز جنازہ اور تدفین:

آپ کی وصیت کے مطابق تکفین وتدفین کے سارے انتظامات جلد کر لیے گئے، عصر بعد اور مغرب سے کچھ پہلے انتقال ہوا تھا اور عشاء بعد تدفین عمل میں آئی۔ وصیت کے مطابق آپ کے پڑوسی عزت خضر نے آپ کو غسل دیا۔اور آپ کے شاگرد محمد بن ابراہیم شقرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور نو تکبیروں کے ساتھ پڑھائی کیونکہ سنت سے یہ ثابت ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل فضل کے لیے ان کی نماز جنازہ میں عام لوگوں کے جنازے سے زائد تکبیر میں کہی جاسکتی ہیں۔

وفات کی اطلاع صرف قرب وجوار کے لوگوں کو ہوئی تھی، شہر کے باہر کسی کو اطلاع نہیں دی گئی تھی پھر بھی پانچ چھ ہزار لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

شیخ کو جس قبرستان میں دفن کیا گیا وہ ایک قدیم قبرستان تھا جس میں عرصے سے تدفین کا سلسلہ قانونی طور پر بند کر دیا گیا تھا بلکہ حکومت اس کو دوسری جگہ منتقل کرنے کی سوچ رہی تھی لیکن شیخ کی تدفینکے بعد حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اس کے بعد اس میں کسی کو دفن نہیں کیا جائے گا۔اور قبرستان کو بھی منتقل نہیں کیا جائے گا۔

اہل وعیال:

انتقال کے وقت شیخ کی اہلیہ ام الفضل بقید حیات تھیں۔اللہ تعالیٰ نے شیخ کو کل سات لڑکے اور چھ لڑکیاں عطا کی تھیں۔لڑکوں کے نام ہیں : عبدالرحمٰن، عبداللطیف، عبدالرزاق، عبد المصور، عبدالاعلیٰ، محمد، عبدالمہیمن۔اور لڑکیوں کے نام یہ ہیں : انیسہ، آسیہ، سلامہ، حسان، سکینہ اور ہبۃ اللہ۔

شاگرد:

شیخ کے شاگردوں کی بڑی تعداد ہے۔زندگی بھر شیخ کی رفاقت میں رہنے والوں میں سر فہرست محمد عید العباسی، مشہور حسن، علی حسن الحلبی، سلیم الہلالی، محمد بن موسیٰ آل نصر وغیرہ ہیں اور یہ وہ نام ہیں جو علمی اور تحقیقی میدان میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ شیخ کی وفات کے بعد آپ کے یہ وفادار شاگرد شیخ ہی کے نہج پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے شیخ جاتے جاتے زبان حال سے کہہ گئے ہوں: ؎

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن باز کی دو عظیم شہادتیں:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر عالم اسلام کی جانی مانی شخصیتیں اور بے شمار علماء نے اپنے درد و رنج کا اظہار کرتے ہوئے شیخ کی عظیم خدمات کو داد تحسین پیش کیا ہے۔ طوالت کے خوف سے صرف شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا تاثر پیش کیا جارہا ہے تاکہ جنھیں ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کے فضل کا اعتراف ہے وہ بلا واسطہ نہ سہی بالواسطہ ہی شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضل سے واقف ہو جائیں۔

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے علم فضل اور تقویٰ وتدین کے معترف اور قائل تھے، دونوں کے درمیان بڑے گہرے تعلقات بھی تھے، کبھی کبھی مراسلت بھی ہوا کرتی تھی۔ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے دو عظیم شہادتیں دی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

پہلی شہادت یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کے آگے البانی صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ " محدث شام البانی نے فرمایا" شیخ ابن باز نے فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ شیخ البانی کو محدث شام نہ کہو بلکہ محدث العصر کہو۔"

دوسری شہادت یہ ہے کہ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر صدی کے آغاز میں ایک مجدد پیدا ہوتا ہے لہٰذا آپ کی نظر میں اس صدی کا مجدد کون ہے؟ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے میرے خیال میں شیخ البانی اس حدیث کے مصداق اور مجدد ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم" دکتور عاصم نے باقاعدہ سند کے ساتھ یہ شہادت پیش کی ہے۔ نیز محدث یمن علامہ مقبل ابن ہادی الوادعی نے بھی شیخ کے تعلق سے ایسی ہی شہادت دی ہے۔

حرف آخر:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے علمی میدان میں خصوصاً علم حدیث کے میدان میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ آپ کی علمی قابلیت بے نظیر تھی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خدمات بھی بے مثال تھیں، آپ کی علمی خدمات کا یہ پہلو آپ کو اپنے ہم عصروں میں ممتاز کرتا ہے۔ آپ اپنی پچاسی سالہ زندگی میں امت کے لیے صدیوں کا علمی ذخیرہ فراہم کر گئے، آپ کو اور آپ کی خدمات کو آنے والی نسلیں کبھی فراموش نہیں کر سکتیں۔ آپ امت کو بہت کچھ دے گئے، خرافات کی بیڑیوں میں جکڑی ہوئی امت کو پیغام حقیقت دے گئے، ضعیف اور صحیح احادیث کی پہچان دے گئے، تحقیق و جستجو کا واضح منہج دے گئے، مسافر راہ حق کو منزل کا پتہ دے گئے، دعاۃ و مبلغین کے لیے حوصلہ مندی کا سبق دے گئے۔ غرض آپ امت کو وہ اصول دے گئے جو امت کی نشاۃ ثانیہ کے لیے سنگ میل ثابت ہوں گے۔ یالیت قومي يعلمون ! کاش امت اپنے اس محسن کو پہچانے اور اس کے دیے ہوئے پیغام پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرے۔ ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد !

آپ کی شخصیت پر بہت کچھ لکھا گیا اور بہت کچھ لکھا جائے گا، آپ کے لیے یہ اعزاز ہی کیا کم تھا کہ آپ کی زندگی ہی میں آپ کی سیرت اور آپ کی خدمات پر دو ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب لکھی گئی اور اب کالیکٹ یونیورسٹی کیرلا میں بھی زکریا اصلاحی نامی محقق آپ کی شخصیت اور آپ کی علمی خدمات پر پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

شیخ البانی اور آپ کی علمی خدمات کے تعلق سے لکھا ہوا یہ مضمون صرف تعارفی نہیں بلکہ سبق آموز بھی ہے، مضمون کے اختتام پر جہاں دل کو سرور ہے وہیں قلم کو اعتراف قصور بھی ہے کہ یقیناً شیخ کی ذات کے اور بہت سے پہلو آپ کی علمی خدمات کے اور بہت سارے گوشے ہیں جنھیں قید تحریر میں لانے سے قلم عاجز رہا ہے۔ تاہم یہ قوی توقع ہے کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی روشنی میں اہل نظر حضرات کو شیخ کے حقیقی مقام کو سمجھنے میں مدد ضرور ملے گی۔ یہی اس مضمون کا معاوضہ بھی ہے اور یہی اس کا مقصود بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت کرتے ہوئے آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آخرت میں سنت نبوی کے اس مخلص خادم کو انبیاء وصد یقین اور شہداء وصالحین کی رفاقت عطا کرے۔ آمین ثم آمین

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنو ربنا انك رؤف رحيم

مؤلف بیک نظر

- عبدالعظیم عمری مدنی
- ۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو پیدا ہوئے۔
- ۱۹۸۵ء کے اواخر میں جامعہ دارالسلام میں داخلہ لیا۔
- ۱۹۹۶ء میں جامعہ دارالسلام سے سند فراغت حاصل کی۔
- ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۳ء الجامعۃ الاسلامیۃ (مدینہ منورہ) میں زیر تعلیم رہے۔
- پہلا مقالہ راہ اعتدال میں ہندوستان کے غیر مسلموں میں دعوت و تبلیغ کے نام سے شائع ہوا۔
- ماہنامہ راہ اعتدال میں آج کل حدیث کے دروس کا سلسلہ جاری ہے۔
- اسلامی اور ادبی موضوعات سے دلچسپی ہے۔
- من ھو اللہ (عربی) کا اردو ترجمہ کر چکے ہیں۔
- رابطہ : مولانا عبدالعظیم عمری مدنی
- جامعہ دارالسلام عمرآباد. ۶۳۵۸۰۸ (تمل ناڈو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دارالہدیٰ کا مختصر تعارف

- اسلامی معاشرہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات کو سلف صالحین کے طریقہ پر عام کرنا۔
- لوگوں میں صحیح اسلامی عقیدہ کا تعارف کروانا اور انکے غلط عقیدوں کی اصلاح کرنا۔
- اسلام کی عالمگیر دعوت کو صحیح بنیادوں کی روشنی میں عام وخاص تک پہونچانا۔
- اتحاد امت کے لیے حقیقی بنیادوں پر لائحہ عمل تیار کرنا اور اس کو معاشرے میں نافذ کرنا۔
- امت میں پائی جانے والی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا اور تعلیمی وسائل کی روشنی میں نئے امکانات سے واقف کرانا۔
- باوثوق اور معتمد علماء کی علمی خدمات کی حفاظت کرنا اور اس کو منظر عام پر لانا۔
- متخصصین اور باحثین کو (انکی علمی و تحقیقی خدمات) کے لیے اسباب فراہم کرنا۔
- مدارس کے طلبہ کے مابین دینی مسابقات پر توجہ دینا اور انکی مناسب ہمت افزائی کرنا۔
- مسلم نوجوانوں کی دینی تربیت کے لیے مختلف پروگراموں کا اہتمام کرنا اور ان میں اسلامیمعاشرے کے مطلوبہ اوصاف پیدا کرنا۔
- امت کو سلف صالحین کے مبارک منہج سے وابستہ کرنا، بقول امام دارالھجرۃ حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ: لن یصلح أخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ أولھا

ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

علامہ اقبال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہماری مطبوعات

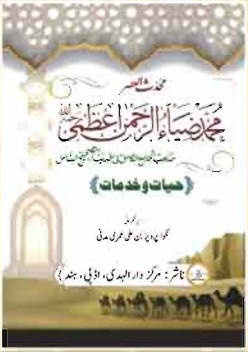

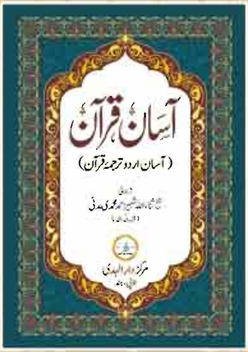

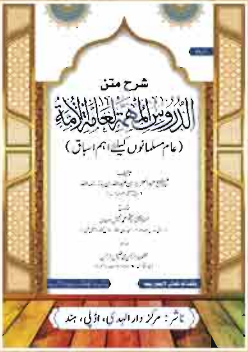

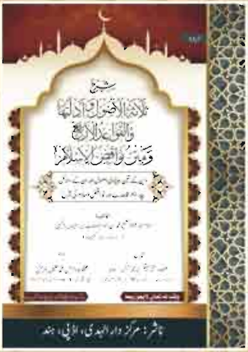

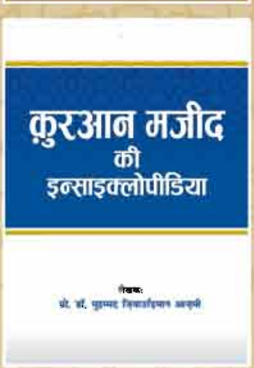

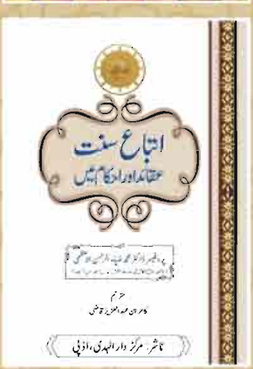

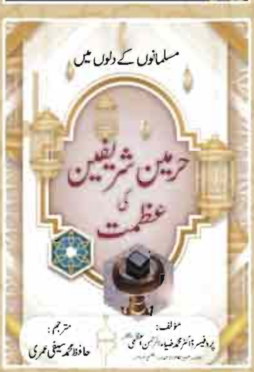

DAR-UL-HUDA

1, First Floor, Himalay Pearl, Manipal Road, Kadiyali, Udupi, Karnataka - India Pin: 576102
Tel. : 0820 2525905 | Ph. : +91 8904481890 | Whatsapp : +966 507472706
Email : dar_ul_hudaudupi@yahoo.com